THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the March 08, 2024
(335th Session)
Volume I, No. 10
(Nos. 01-10)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume I *SP.I (10)/2024*
No. 10 *15*

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Leave of Absence 2
3. Presentation of report of the Standing Committee on Commerce for the period from March, 2021 to March, 2024 3
4. Resolution moved by Senator Seemee Ezdi regarding International Women's Day 5
5. Placement of amendment in the Standing Orders regarding change in Gown of Chairman Senate 8
6. Farewell Speeches by the Members 9
   - Senator Muhammad Tahir Bizinjo 9
7. Point of Order raised by Senator Syed Ali Zafar regarding issuance of Production Orders for Senator Ejaz Ahmed Chaudhary 12
8. Farewell Speeches by the Members 14
   - Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen 14
   - Senator Mushahid Hussain Sayed 16
   - Senator Syed Muzafar Hussain Shah 19
   - Senator Faisal Javed 23
   - Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui 29
9. Resolution moved by Senator Rukhsana Zuberi regarding the historic opinion of the Honourable Supreme Court of Pakistan in the Presidential reference to reopen the case of death sentence of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto 31
10. Farewell Speeches by the Members 33
    - Senator Fida Muhammad 33
    - Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House 36
    - Senator Mian Raza Rabbani 47
11. Felicitations to Senator Faisal Saleem Rehman on being elected as Member, Board of Directors of IMF and World Bank 49
    - Senator Manzoor Ahmed 49
    - Senator Muhammad Humayun Mohmand 49
    - Senator Dr. Afnan Ullah Khan 49
12. Announcement made by Mr. Deputy Chairman regarding pending business of the Senate 49
    - Farewell remarks by Senator Mirza Muhammad Afridi, Deputy Chairman 50

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, the March 08, 2024

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty minutes past ten in the morning with Mr. Deputy Chairman (Mirza Muhammad Afridi) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ
كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ
النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝١٠٣
وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَ
اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝١٠٤ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ
الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٠٥

ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی، بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا، اس طرح اللہ تم کو اپنی آیتیں کھول، کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے، یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔ اور ان

لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہوگئے اور احکام بین آنے کے بعد ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے، یہ وہ لوگ ہیں جن کو قیامت کے دن بڑا عذاب ہوگا۔

سورۃآل عمران (آیات نمبر103تا105)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جمعہ مبارک۔ سینیٹر طاہر بزنجو صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ میں پہلے leave applications لے لوں۔ اس کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔

Leave of Absence

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر اعظم نذیر تارڑ بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 26 فروری اوریکم مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر احمد خان بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 26 فروری تا 6مارچ اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر سعدیہ عباسی نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر آج مورخہ 8مارچ کوایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر سید شبلی فراز نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Deputy Chairman: Now, we move on to Order. No. 2. It stands in the name of Senator Zeeshan Khan Zada, Chairman, Standing Committee on Commerce. Please move the Order.

Presentation of report of the Standing Committee on Commerce for the period from March, 2021 to March, 2024

Senator Zeeshan Khan Zada: Thank you, Mr. Chairman! I, Chairman, Standing Committee on Commerce, present report of the Committee for the period from March, 2021 to March, 2024.

Mr. Deputy Chairman: The report stands laid.

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اس رپورٹ کے متعلق کچھ بات کرلوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی بات کریں۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: آپ کا شکریہ۔ جناب! یہ تقریباً ہماری تین سال کی رپورٹ بنی ہے اور اس پر بڑا کام ہوا۔ اس میں ہماری کافی recommendations ہیں۔ میں سب سے پہلے کمیٹی کے members کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ اس کے علاوہ میں اپنے کمیٹی سٹاف کا بھی شکریہ ادا کروں گا۔ اس دوران ہمارے دو سیکرٹری کمیٹی رہے۔ ابھی سیکرٹری کمیٹی عبدالفتاح اجن ہیں اور اس سے پہلے میڈم عفت مصطفٰی تھیں۔ میں ان دونوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کیونکہ انہوں نے بڑے لگن سے کام کیا۔ اس طرح عامر علی جو میرے ڈائریکٹر سٹاف تھے اور اظہار علی جو APS تھے، انہوں نے بھی ہمارے ساتھ بہت کام کیا۔ میں سینیٹ میڈیا سیل اور دیگر TV channels and newspapers کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے ہماری meetings کو کوریج دی۔ سینیٹ کمیٹی برانچ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے ہمارے ساتھ کافی کام کیا۔ منسٹری کے جتنے بھی آفیسران تھے جن میں سیکرٹری کامرس، heads of different organizations اور دیگر افسران شامل ہیں، ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ میں آخر میں اپنے کمیٹی ممبران کا جن میں سینیٹر دنیش کمار، سینیٹر فدا محمد خان، سینیٹر عبدالقادر، سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان، سینیٹر نزہت صادق اور بذات خود آپ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ آپ لوگوں نے کمیٹی میں اپنا کردار ادا کیا اور وقت دیا۔ اس دورانیے میں ہمارے دو visits رہے۔ ہمارا پہلا visit کراچی کا تھا۔ اس میں سینیٹر سلیم مانڈوی والا نے ایک بڑا اچھا کردار ادا کیا۔ انہوں نے وہاں ہماری کمیٹی میٹنگ

attend کی اور اسی طرح سینیٹر امام الدین شوقین صاحب نے بھی ہمیں وقت دیا۔ سینیٹر محمد قاسم بھی ہمارے ساتھ تھے۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ ہمارا دوسرا visit بلوچستان کا تھا۔ اس میٹنگ کے لئے میں خصوصی طور پر بلوچستان سے تعلق رکھنے والے اپنے ممبرز کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔

جناب! جب ہم نے اپنی کمیٹی کا آغاز کیا تو پچھلی کمیٹی سے ہمیں کچھ recommendations آئی تھیں جسے آپ head کرتے تھے۔ میں آپ کو appreciate کرتا ہوں کہ اس وقت آپ نے Geographical Indication کا مسئلہ اٹھایا اور اس کے متعلق آپ نے ایک قانون بھی پاس کروایا۔ آج اس کا ہمیں ایک بہت بڑا فائدہ مل رہا ہے۔ میں اس کی details میں جانا نہیں چاہوں گا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی اور کمیٹی کی یہ ایک بہت بڑی achievement تھی۔ ہم نے ان تین سالوں میں کوئی 30 کے قریب meetings کیں جس میں کوئی 150-200 کے قریب ہم نے Ministry of Commerce and its organizations کے متعلق مختلف recommendations دیں۔ ہماری سب سے زیادہ meetings, export enhancement کے لئے ہوئیں۔ وزارت کامرس میں مختلف sectoral committees ہیں جو industry اور دیگر حوالوں سے ہیں، وہ انہیں study کرکے پھر آگے exports پر کام کرتی ہیں کہ انہیں کیسے بڑھایا جائے۔ اس میں agriculture, seafood and textile بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ جب بھی Prime Minister کے بیرون ملک visits ہوتے اور اگر اس دوران کوئی bilateral agreement ہوتا تو ہم منسٹری سے ان پر briefings لیتے تھے۔ ان meetings میں ہم نے TDAP کو بڑا وقت دیا۔ ہماری جتنی بھی embassies میں commercial attaches ہیں، ان سے ہم نے online briefings لیں۔ وہ ہمیں ان ممالک کے بارے میں بتاتے اور ہم سے جتنی بھی export enhancement کے لئے مدد ہو سکتی تھی، وہ ہم نے کی۔

جناب! اس کے علاوہ ہم نے National Tariff Commission پر بہت کام کیا۔ اس کا کام یہ ہے کہ ہماری جتنی بھی imported products ہیں، ان پر کتنی duties

ہیں اور ان کی کیا وجوہات ہیں اور وہ ہمیں ہماری exports, local industry and consumption میں کیسے help کرسکتے ہیں۔ یہ ایک بہت important organization ہے۔ امید ہے کہ آگے جو بھی کمیٹی بنے گی، وہ ان پر زیادہ کام کرے گی۔ بس میں ایک منٹ اور لوں گا۔ اس کے علاوہ جو ہماری مختلف trade organizations ہیں جن میں Chambers of Commerce and Federations ہیں، ان کے جو بھی issues ہوتے تھے، ان پر ہم meetings بلواتے تھے اور specially بجٹ سے پہلے ہم انہیں بلواتے تھے اور ان کے issues پر بات ہوتی تھی۔ میں ایوان کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ یہ ہمارے تین سالہ دورانیے کا خلاصہ ہے۔ میں ایک بار پھر اپنے کمیٹی ممبران کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے بڑا وقت دیا اور کافی چیزوں پر پیش رفت ہوئی۔ میں نے جس طرح کہا کہ ہم نے کافی recommendations دیں اور ان میں بہت ساروں پر کام بھی ہوا۔ جو recommendations رہتی ہیں یا جن پر نظر ثانی ہونی ہے، وہ ہم نے آنے والی کمیٹی کو refer کردیے ہیں اور امید ہے کہ وہ ان شاء اللہ ان پر کام کرے گی۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: Well Done, Senator Sahib. میں آپ کی کمیٹی کا ممبر بھی رہ چکا ہوں اور آپ نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔

Order No. 3 stands in the name of Senators Sania Nishtar, Sana Jamali and Seemee Ezdi. Who will move the resolution? Yes, Seemee Ezdi Sahiba.

Resolution moved by Senator Seemee Ezdi regarding International Women's Day

Senator Seemee Ezdi: On behalf of Senators Sania Nishtar and Sana Jamali, I move the following resolution: This is with reference to 8th March which is International Women's Day.

> "Emphasizing the importance of Gender Equality Through Economic Empowerment, as highlighted by the theme for International Women's Day, consistent with the priority theme of the UN 68th

Commission on the Status of Women aimed at advancing economic inclusion for women and girls globally;

Recognizing the persistent disparities and challenges faced by women and girls worldwide, including but not limited to economic, social and political barriers that hinder their full participation and contribution to society;

The Senate of Pakistan recommends that the Government should take measures to ensure and enhance women economic inclusion, including but not limited to,

i) Enhancing recruitment, retention and development opportunities for female talent through effective education and skills programmes;
ii) Facilitating support mechanisms for women and girls to access leadership, decision-making roles, entrepreneurship and STEM fields through strategic planning and educational reforms;
iii) Investing in infrastructure that caters to the specific needs of women and girls across various economic sectors;
iv) Introducing gender-sensitive policies and fostering inclusive work environments that prioritize the well-being and advancement of women;
v) Reforming national health policies to empower women in making informed decisions about their health and reproductive rights;

vi) Formulating and implementing policies aimed at integrating women and girls into sustainable agricultural practices and ensuring food security through comprehensive training programmes. Eliminate all forms of violence against women through effective and robust legal justice system;

vii) Encourage businesswomen to participate actively in ecommerce through entrepreneurship.

The House also calls upon all stakeholders, including government agencies, civil society organizations, the private sector, the media, academia and individuals, to join hands in the collective pursuit of gender equality and women's empowerment, recognizing that only through concerted and sustained efforts can we build a more inclusive, equitable and just society for all."

Mr. Deputy Chairman: Is it opposed?

مشتاق صاحب کا مائیک کھولیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: آج 8 مارچ یومِ خواتین ہے۔ اس حوالے سے اس ایوان کی یہ commitment بہت اچھی ہے لیکن اس وقت فلسطینی خواتین پر جو کچھ گزر رہا ہے، اس یومِ خواتین پر دس ہزار سے زائد خواتین، مائیں، ان کے گود میں بچے تھے، وہ قتل ہو چکی ہیں۔ ہمیں اس قرارداد میں ایک دو لائنیں ان فلسطینی خواتین کے ساتھ اظہار یک جہتی کا شامل کرنا چاہیے کہ ہم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ہم نے پرسوں ایک resolution pass بھی کیا ہے۔

سینیٹر مشتاق احمد: ہم نے کیا ہے لیکن یہ خصوصی طور پر خواتین کے لیے ہے، اس لیے وہ خواتین جو اپنی گود میں اپنے بچوں کے ساتھ قتل ہوئی ہیں، ان کے لیے یہاں ایک دو لائنیں آنی

چاہییں،International Women's Day پر ان کا حق ہے جو اپنی آزادی اور حریت کے لیے لڑ رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے، ڈال دیں۔ جی سینیٹر سید علی ظفر صاحب۔

سینیٹر سید علی ظفر: جناب چیئرمین! آج یوم خواتین ہے۔ درست فرماتے ہیں کہ آدھی کائنات کو عورتوں نے اٹھایا ہوا ہے۔ پاکستان میں بہت ضرورت ہے کہ ہم نہ صرف اپنے قوانین کو اس principle کے مطابق لے کر آئیں بلکہ mind-set بھی تبدیل کریں۔ جو معزز سینیٹر صاحبان نے کہا، میں ایک چیز کا اضافہ کرنا چاہ رہا ہوں، وہ یہ ہے کہ ہماری پی ٹی آئی کی جو عورتیں پچھلے سات، آٹھ مہینوں سے جیل میں prisoners of conscience ہیں، وہ سیاسی قیدی ہیں، ہم demand کریں گے کہ آج کے دن ان کو بھی رہا کیا جائے۔ آج یہ بھی اس قرارداد میں شامل ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے، یہ ڈال دیں۔

I now put the resolution before the House.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The resolution is passed unanimously.

Placement of amendment in the Standing Orders regarding change in Gown of Chairman Senate

Mr. Deputy Chairman: Placement of the Standing Order. In terms of the Standing Order No. 4.2, the honourable Chairman Senate has approved an amendment in the Standing Order No. 1.64 (a) concerning the Gown of Chairman Senate which is being placed before the Senate in terms of Standing Order No. 4.3.

یہ Gown dress change کیا گیا ہے، اس کی placement کا order ڈالا ہے تاکہ آئندہ جب بھی وہ آئیں گے۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ Gown dress change کیاہے،place کردیں،جی دےدیں۔ نہیں، نہیںGown changeکیاہے۔ چونکہ آج آخری دن ہے، کوشش کریں کہ چارچار، پانچ پانچ منٹ بات کریں ،براہ مہربانی اس سےزیادہ وقت نہ لیں۔ جی سینیٹر طاہر بزنجو صاحب۔

Farewell Speeches by the Members

Senator Muhammad Tahir Bizinjo

سینیٹر محمد طاہربزنجو:شکریہ،جناب چیئرمین ! الوداعی اجلاس کی مناسبت سے یہ عرض کرتا چلوں کہ سیاست توہرجماعت کی اپنی ہوتی ہے لیکن بطورڈپٹی چیئرمین آپ۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: جناب! اگرآپ مجھے سنتے تو یہ نوبت نہ آتی۔ میں یہ عرض کررہاتھاکہ بطور ڈپٹی چیئرمین آپ سے، بطور چیئرمین سنجرانی صاحب سےاور تمام رفقاءکےساتھ ہمارے نہایت دوستانہ اوراحترام کارشتہ رہاہے۔ وقت گزر جاتاہے، تلخ اور میٹھی یادیں پاس رہتی ہیں۔ تلخ یادیں یہ ہیں کہ پارلیمنٹ کی کارکردگی نہایت مایوس کن رہی۔ عوامی بھلائی کےلیے کوئی بھی قانون سازی نہیں کی گئی،البتہ اپنی اپنی حکومتوں کو مضبوط کرنے کے لیےضرور قانون سازی ہوتی رہی۔

جناب چیئرمین! مجھے آپ سب کی توجہ چاہیے۔ جنرل باجوہ کو extension دینے میں یکایک سب متحد ہوئے، سینیٹ کے قواعدوضوابط کامذاق اڑاتے ہوئے، نظرانداز کرتے ہوئے منٹوں اور سیکنڈوں میں قانون سازی کی گئی۔ ہم چند سینیٹرز یہاں پر شور مچاتے رہے لیکن دوسری طرف سےآوازیں بلند ہوئیں کہ یہ ریاست مخالف سینیٹرز ہیں جو جنرل صاحب کی extension کی مخالفت کررہے ہیں۔ جناب! دفاعی اداروں سے کسی کاکوئی جھگڑا نہیں ہے، البتہ ان کے سیاسی کردار پر تحفظات ہیں، سیدھی سی بات ہے،اگر دفاعی ادارے سیاسی معاملات میں مداخلت کریں گے توان پر تنقید ہوگی۔ اگر دفاعی ادارےسیاست میں مداخلت کریں گے تو کوئی حبیب جالب اٹھ کران کی ضرور مخالفت کرے گا، تب آپ کی مرضی کہ ان کو پھانسی پر چڑھائیں گے یاجیلوں میں پھینک دیں گے۔ جناب والا! چیئرمین سینیٹ کی تحریک عدم اعتمادکےدوران، مجھے آپ سب کی توجہ چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر فیصل صاحب، سینیٹر عون عباس صاحب مہربانی کرکے بیٹھ جائیں۔

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: جناب والا! چیئرمین سینیٹ کی تحریک عدم اعتماد کے دوران ووٹ 64میں سے50 میں کیسے تبدیل ہوئے؟ ہمارے محترم بلاول بھٹو زرداری اور شہباز شریف نے میر حاصل خان کے ہمراہ پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ ہم منحرفین کو نشان عبرت بنائیں گے۔ دونوں بڑی جماعتوں نے تحقیقاتی کمیٹیاں بنائیں میں جب کبھی بھی ان تحقیقاتی کمیٹیوں کے سربراہوں سے پوچھتا تھا کہ آپ کی reportکب تک آئے گی؟ پھر وہ دبے انداز میں مسکراتے رہے اور میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ منحرفین میں سے سب سے بڑی تعداد پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کی تھی۔ سب کو پتا ہے کہ اتحادیوں میں سے کن کن سینیٹرز نے اپنے امیدوار کے خلاف ووٹ دیا۔ جناب والا! نام لینا مناسب بات نہیں ہے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا، ان میں سے چند اب اس دنیا میں نہیں رہے، چند retire ہوچکے ہیں اور چند آج بھی ہمارے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں اور اکثر اپنے موبائل سے کھیلتے رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! دوسرا، لاپتا افراد۔ لاپتا افراد کا معاملہ کلیتہ ایک انسانی مسئلہ ہے، 2008 سے لیکر آج تک جتنی بھی حکومتیں بنیں وہ اس مسئلے کو حل کرنے میں ناکام رہی ہیں اور مجھے ڈر ہے اور آثار یہ بتا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، سینیٹر صاحب۔

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: جناب والا صرف ایک منٹ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں، آپ کو پانچ منٹ کا وقت دیا تھا، آپ ان کا شکریہ ادا کریں کیوں کہ وقت بہت کم ہے، کافی ممبر ہیں پھر میں اجلاس نہیں چلا سکوں گا۔

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: جناب والا! ایک منٹ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آخری ایک منٹ کا وقت ہے۔

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: جناب والا! لاپتا افراد کے ضمن میں ہمارا موقف بالکل واضح اور صاف ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اس مسئلے کو التوا میں ڈالنا کسی بھی اعتبار سے ریاست کے مفاد میں نہیں جاتا اور یہ ذمہ داران کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس مسئلے کا حل تلاش کریں۔ جناب والا! بس ایک جملے میں آخری بات کروں گا، جناب چیئرمین! خدا کا خوف کریں یہ جو الیکشن ہوئے ہیں کیا یہ الیکشن تھے یا کوئی رسمی کارروائی تھی؟ نتائج پہلے سے تیار کیے گئے ہیں، مجھے کوئی بتائے کہ اس قسم کے انتخابات کے نتیجے

میں کیا مضبوط حکومت وجود میں آئے گی؟ جب تک آپ آئین پر مکمل عمل درآمد نہیں کریں گے، جب تک آپ آئین کو صرف کاغذ پر رکھیں گے ملک لگاتار بحران کا شکار ہوتا رہے گا، شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، سینیٹر سردار محمد شفیق ترین صاحب۔

سینیٹر سردار محمد شفیق ترین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! آج اس ایوان کا الوداعی اجلاس چل رہاہے۔ سب سے پہلے میں اپنے تمام۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ اپنی chair سے announce کریں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ مہربانی کریں، جس نے move کرنا ہے مہربانی کرکے اپنی chair سے بات کریں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں یہاں سے نہیں کر سکتا، آپ مہربانی کرکے اپنی chair پر جائیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب! آپ senior ہیں اگر آپ وہاں سے move کریں، میں آپ کو مائیک دے دیتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں یہاں پر تو بات نہیں سن سکتا مہربانی کرکے اپنی chair پر جا کر بات کریں، جی سینیٹر سید علی ظفر صاحب کا مائیک کھولیں۔

Point of Order raised by Senator Syed Ali Zafar regarding issuance of Production Orders for Senator Ejaz Ahmed Chaudhary

سینیٹر سید علی ظفر: میں اس کا متعلقہ حصہ پڑھ دیتا ہوں، یہ document ہمارے Opposition and Treasury Benches, دونوں نے مل کر sign کیا ہے۔

We, the undersigned members of this esteemed House, write to you with utmost respect and humility, seeking your attention on an important matter regarding one of our esteemed colleagues, Senator Ejaz Ahmed Chaudhary. As you are aware, Senator Ejaz Ahmed Chaudhary has been detained by Punjab Police in various cases since May 9th, 2023.

In the light of this unfortunate situation, we wish to draw our attention to Rule-84 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012, which empowers you as the Chairman of the Senate to issue production orders when you consider the presence of a detained member necessary. If you read Rule 84, this grants the Chairman the discretionary power to summon a member in custody for a sitting or sittings of the Senate if their presence is deemed essential.

It is our sincere belief, and I am sure it is the sincere belief of all the Senate, given the critical circumstances of the potential impact on Senate proceedings, that Senator Ejaz Ahmed Chaudhary's presence is indeed necessary during the current session. Specially,

جب کل Presidential Election ہو رہا ہے ووٹ تو انہوں نے کرنا ہی ہے۔ یہ ان کا constitutional right ہے

and we cannot have one of our Senators sitting in jail. We acknowledge that the term necessary is subjective and should be carefully considered in each case. In the case of Senator Ejaz Ahmed Choudhary, his attendance is not only important for his own participation but also for the Senate's effective functioning.

جناب والا! یہ ان کا right تو ہے ہی لیکن احترام کے ساتھ یہ پوری سینیٹ کا حق ہے کہ ہمارا ایک بھی سینیٹر چاہے opposition or Treasury Benches سے ہو۔ اگر آپ اس کو ووٹ کے لیے نہیں لے کر آ سکتے، اگر as a Senate ہمارے پاس اتنی طاقت اور ہمت نہیں کہ ہم اپنے fellow Senator کو پاکستان کے صدارتی انتخاب کے لیے نہ بلا سکیں تو

It will be a shameful act for the entire Senate. The issues at hand are of great importance, and the detained member's perspective and contributions are vital to the deliberations and decisions to be made in the Senate.

جناب والا! ہم نے اس letter میں case law بھی quote کیا ہے، there is a case No. (PLD 1992 Karachi. 430) of Mr. Asif Ali Zardari, جس میں ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ

whether you are under trial or whether you are imprisoned, you have to be called for a proceeding of any House, whether it's the National Assembly, Senate, or Provincial Assembly. That is a right, and the honourable Chairman or the Speaker, in the case of National Assembly and Provincial Assemblies,

ان کا یہ حق ہے بلکہ ذمہ داری ہے اور duty ہے کہ وہ production order کریں۔ میں اس پر دوسرا case بھی quote کر سکتا ہوں لیکن جناب والا! یہ معاملات عدالتوں کے نہیں ہیں۔ ہم عدالتوں سے مدد کیوں مانگیں؟ یہ حق تو ہمارے پاس ہے اور as a custodian of the House آپ کے پاس ہے، آپ یہ right exercise کریں۔ یہ بہت اہم ہے

In view of the foregoing, we, the undersigned members, respectfully request you to exercise your discretion as per Rule-84, which is before you and you have read that to issue production orders in favour of Senator Eijaz Ahmed Chaudhary, that is both parliamentary privilege and an essential component of justice and we request you that he may be allowed to exercise his right to cast his precious vote for the Presidential Election and number two is, he is ill and according to his medical reports, he has got some liver issues and his uric acid has also increased. We have also mentioned some other reports, so we would request that a medical board may be constituted to complete his medical check-up at PIMS, Islamabad and that he may be allowed to stay in the Parliamentary Lodges till such time that the election takes place. We understand it is a heavy and important decision, but I think all the Senators and the entire House will be behind you in this decision, because it is not a personal issue, this is not of one man, this issue relates to the entire members. Thank you very much, sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین: سیکرٹری صاحب! سینیٹر اعجاز احمد چوہدری صاحب کے production order جاری کیے جائیں تاکہ اعجاز چوہدری صاحب presidential election میں اپنا vote cast کر سکیں، انہیں لے کر آئیں۔ اعجاز چوہدری صاحب ممبر آف سینیٹ ہیں۔آپ کا بہت شکریہ۔ جناب سینیٹر سردار محمد شفیق ترین، پلیز۔

(اس موقع پر ایوان میں ڈیسک بجائے گئے)

<u>Farewell Speeches by the Members</u>

<u>Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen</u>

سینیٹر سردار محمد شفیق ترین: جناب، آپ کا بہت شکریہ۔ میں اپنی تقریر دوبارہ شروع کر لیتا ہوں۔ آج کیونکہ اس ایوان کا الوداعی سیشن ہو رہا ہے اور میں سب سے پہلے اپنی پارٹی کا اور چیئرمین کا

شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھ ناچیز کو اس لائق سمجھا اور مجھے اس ایوان میں اپنی جماعت کی نمائندگی کے لیے بھجوایا۔ آج تمام ممبران نے اپنی تقاریر میں اس خواہش کا اظہار کیا، اس بات پر زور دیا کہ اس ایوان کو با اختیار بنایا جائے۔ ہم ان توقعات کے ساتھ منتخب ہو کر اس ایوان میں آئے تھے کہ ہم اس ایوان میں اپنی پارٹی کے لیے، اپنے صوبے کے لیے، اپنے لوگوں کے لیے، اپنی قوم کے لیے یا پھر اپنے وطن کے لیے کچھ کر سکیں۔ ہم کچھ نہ کر سکے۔ آج ہمارا ضمیر، اپنی کارکردگی سے بالکل مطمئن نہیں ہے اور ایسا بھی نہیں ہے کہ ہم نااہل تھے بلکہ ہم بے اختیار تھے۔

ہمارے دیگر دوستوں نے کہا جس طرح قانون سازی ہوئی، ہم نے قانون سازی کے تحت اس مدت میں عوام کے لیے کوئی ریلیف کا کام نہیں کیا لیکن جہاں ہماری تعداد کے حوالے سے اور بطور ممبر کے ،دیگر پارٹیوں کو ہماری ضرورت محسوس ہوتی تھی اور اس ایوان میں جب establishment کے لیے قانون سازی کے لیے بل لائے جاتے رہے تو اُن Bills کو راتوں رات lay بھی کیا گیا اور committees میں بھی بھجوائے گئے اور دونوں ایوانوں سے پاس بھی کروائے گئے۔

جناب! ہماری کچھ جائز چیزیں جو قانونی اور آئینی چیزیں تھیں وہ ابھی تک اس ایوان میں pending پڑی ہوئی ہیں، اُس پر آج تک کچھ نہیں کیا گیا۔ ہم اپنے ممبران کو تحفظ تک نہیں دے سکے، ہم قانون میں دی گئی چیزوں کو آگے نہیں بڑھا سکے۔ ہم نے، نا ہی اپنے علاقے کے لیے کچھ کیا، نا ہی اپنے وطن کے لیے کچھ کیا، میں Senate Standing Committees کا دو مرتبہ چیئرمین منتخب ہوا، اس میں Narcotics and Science and Technology کی کمیٹیاں شامل تھیں۔ ہم نے اُن کمیٹیوں کی میٹنگز پر میٹنگز کیں لیکن ہمیں نا ہی bureaucracy نے سپورٹ کیا اور نا ہی اس ایوان نے سپورٹ کیا اور نا ہی ہماری recommendations جو کہ اس ایوان سے پاس ہوئیں، ہم اس کے باوجود کچھ نا کر سکے۔ ہمارے پاس already اس پر قانون سازی موجود ہے، ہمارے پاس آئین بھی ہے لیکن ہماری بد قسمتی ہے کہ آئین اور قانون کا اختیار کسی اور کے پاس ہے۔ میں کہنا چاہوں گا کہ یہ ایوان کسی اور کے اختیار میں ہے اور اُن کی خواہش کے مطابق ہی چلتا رہا ہے۔

آج بہت خوشی ہوئی ، آپ نے سینیٹر اعجاز احمد چوہدری صاحب کے production orders issue کیے اور میں اس کو،ایوان کا ایک بہت بڑا کارنامہ سمجھتا ہوں۔ میں تو ایک مثال دینے والا تھا کہ جب پی ڈی ایم کی حکومت قائم ہوئی اور پی ٹی آئی کی حکومت کے خلاف عدم اعتماد لائی گئی تو اُس وقت ہمارے ایک ایم این اے علی وزیر صاحب کے خلاف کافی مقدمات کے اندراج ہونے کی وجہ سے، علی وزیر صاحب، کراچی جیل میں قید تھے اور اُس وقت اُن کے production order ووٹ ڈالنے کے لیے جاری کیے گئے تھے اور انہیں یہاں پیش کیا گیا جنہیں اُن کے ووٹ کی ضرورت تھی۔

جناب عالی! آپ نے آج بہت ہمت دکھائی اور یہ ایک خوش آئند بات ہے اور میری یہی گزارشات تھی جو کہ میں نے اس ایوان میں کیں۔ اس ملک میں آئین کی supremacy ہونی چاہیے ، عوام کی supremacy ہونی چاہیے، پارلیمنٹ کو با اختیار ہونا چاہیے اور پاکستان کے عوام کو با اختیار ہونا چاہیے۔ ہم نے اس ایوان میں اپنے چھ سال کی term گزاری ، سارے دوستوں کے ساتھ ، ہمارے چیئرمین صادق سنجرانی ،آپ اور سینیٹ سیکرٹریٹ کے اسٹاف کے ساتھ بہت اچھا وقت گزرا، ان شاء اللہ زندگی رہی تو ملاقات ہوتی رہے گی۔ میں اس موقع پر تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ کا، سینیٹ سیکرٹریٹ کے تمام اسٹاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا بہت شکریہ۔ سینیٹر مشاہد حسین سید پلیز۔

Senator Mushahid Hussain Sayed

سینیٹر مشاہد حسین سید: جناب، آپ کا بہت شکریہ۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ میں آپ کو بطور چیئرمین سینیٹ، سب سے پہلے مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اس august seat پر آج اپنا حق ادا کر دیا ہے۔ آج آپ نے سینیٹ کا وقار بلند کیا ہے۔

(اس موقع پر ایوان میں ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر مشاہد حسین سید: جناب! آپ نے اس ایوان کے ایک ممبر اعجاز چوہدری صاحب کو جو آج کل جیل میں ہیں اُن کے production orders جاری کیے ہیں and we are proud of your contribution sir, اور آپ کو یاد ہو گا، بطور اس ایوان کے ممبر ہونے کے ناطے جو بھی issues آئیں اُن کے بارے میں کلمہ حق کہیں۔ لوگوں کو شاید یاد ہو گا،

مشرف صاحب جس وقت باوردی صدر تھے 30 اکتوبر 2004 کو، میں نے اسی ہال میں اُس وقت کہا تھا کہ تین سیاسی قیدی ہیں انہیں بھی رہا کیا جائے۔ میں نے اُن قیدیوں میں آصف علی زرداری کا نام لیا تھا، یوسف رضا گیلانی اور جاوید ہاشمی صاحب کا ذکر کیا تھا۔ 2018 میں جب پی ٹی آئی کی حکومت قائم ہوئی تو میں نے اُس وقت بھی کہا تھا کہ میاں نواز شریف صاحب کو رہا کیا جائے، میاں صاحب ایک سیاسی قیدی ہیں۔ اب بھی میں نے سب سے پہلے demand کی ہے کہ عمران خان ایک سیاسی قیدی ہیں، انہیں رہا کیا جائے۔ It should be across the board بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ 8 فروری 2024 کے بعد ایک نیا chapter آگیا ہے اور اُس نئے chapter میں we need a hailing touch دست شفاء اور سب کو اس میں شامل کریں اور ایک general amnesty کا اعلان کریں۔

ہم general amnesty دیتے ہیں بلوچستان میں، ہم general amnesty دیتے ہیں خیبر پختونخوا میں، ہم ٹی ٹی پی سے جا کر بات کرتے ہیں کابل میں، جنہوں نے آپ کے بچوں کو ہلاک کیا۔ میرے خیال میں، we should have a new beginning اور اُس میں PTI کی جو reserve seats بنتی ہیں specialised seats اُن کا حق ہے، انہیں دی جائیں،

that should not be deprived.

(اس موقع پر ایوان میں ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر مشاہد حسین سید: جناب! In this situation, جیسا کہ آپ کو معلوم ہے میں ایک کمیشن کا ممبر بھی تھا جو اختر مینگل صاحب کی سربراہی میں قائم ہوا تھا، Parliamentary Commission اور اُس میں ہم نے بلوچستان کے missing persons کے بارے میں پچھلے سال ایک جامع رپورٹ، مرتب کی، پیش کی۔ اس رپورٹ کی تیاری میں سینیٹ سیکرٹریٹ نے بہت کام کیا تھا and I would like the report to be implemented اور جو جو missing persons ہیں چاہے وہ بلوچستان کے ہیں، چاہے وہ خیبر پختونخوا کے ہیں یا سندھ کے ہیں یا پنجاب کے ہیں انہیں بازیاب کرایا جائے، انہیں

578 اُن کے دوستوں نے بتایا کہ ایم کیوایم کے rehabilitate کیا جائے اور مجھے خوشی ہوئی کہ
missing persons بازیاب ہو چکے ہیں، رہا ہو چکے ہیں، صرف 13 باقی رہ گئے ہیں۔

دوسرا، ہم نے اسی ایوان کے توسط سے کوشش کی consensus کیا جائے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے میں Parliamentary Committee on CPEC کا چیئرمین تھا اُس میں ہم نے صوبے کو، وفاق کو ایک ساتھ جوڑا، اُس میں آپ کا بھی ایک کلیدی کردار رہا ہے، you played a big role, both inside and outside of the Parliament and CPEC is the future of the Pakistan اسی لیے میں نے جو consensus forge کیا تھا، بطور ایک چیئرمین کمیٹی اُس کو آگے لے کر چلیں۔

جناب! میں کہنا چاہوں گا کہ finally ایک جو بہت بڑا issue ہے خاکی اور مفتی کے تعلقات کا، میں چیئرمین رہا ہوں Defence Committee کا اور ہم نے بہت initiatives لیے اور مجھے یاد ہے کہ جنرل باجوہ جس وقت آرمی چیف تھے انہوں نے ہماری کمیٹی کو invite کیا۔ میں اُن حالات میں، اُس وقت GHQ گیا، ہمارے کچھ نادان دوستوں نے کہا، او! کیا کر رہے ہو۔ آپ فوج کے پاس جا رہے ہو، میں نے کہا کہ فوج بھی آپ کی ہے۔ فوج کوئی باہر سے تو نہیں آئی۔ میں نے جنرل باجوہ کو کہا کہ آپ نے ہمیں دعوت دی ہے تو اگر ہم آپ کو پارلیمنٹ آنے کی دعوت دیں گے تو کیا آپ پارلیمنٹ آئیں گے؟ انہوں نے کہا کہ ضرور آؤں گا، آپ دعوت دیں۔ I talked to the then Chairman, Senator Raza Rabbani sahib, he has been a very good Chairman, he is an institutional person, he said, انہوں نے کہا. yes, we will invite.

جناب! سینیٹر رضا ربانی صاحب، اسی چیئر پر بیٹھے تھے جہاں آپ بیٹھے ہیں اور ادھر ساری ملٹری ہائی کمانڈ موجود تھی، پوری Military Command lead by General Bajwa چار گھنٹے کی ایک نشست ہوئی ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ it is extremely important کہ یہ relationship اداروں کے ساتھ ہونا چاہیے، چاہے عدلیہ ہو، فوج ہو، political forces کے تعلقات ٹھیک ہونے چاہیں تاکہ ملک آگے بڑھ سکے۔

جناب عالی! We should not forget کہ آپ جس تصویر کے نیچے بیٹھے ہیں، قائد اعظم محمد علی جناح the father of the nation, he gave this

country through the ballot box, through democracy, the Quaid-i-Azam was not a General or a Judge or a feudal or a cleric, he was a politician, a lawyer who came to power with the supports of Muslims of the India, through a political party the All India Muslim League. انہوں نے کیا کہا تھا، قائد اعظم نے کہا تھا کہ

democracy is in our blood, democracy is in our marrows and through democracy Pakistan will flourish and strengthen.

پاکستان زندہ باد، قائداعظم زندہ باد۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا بہت شکریہ۔ سینیٹر سید مظفر حسین شاہ صاحب، پلیز۔

Senator Syed Muzafar Hussain Shah

سینیٹر سید مظفر حسین شاہ: شکریہ جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میں پچھلے بارہ سال سے اس ایوان کا رکن رہا ہوں۔ پہلی بات تو میں یہ کروں گا کہ کیا پچھلے بارہ سال میں سینیٹ آف پاکستان، پاکستانی عوام کی توقعات پر پوری اتری ہے کہ نہیں؟ سینیٹ کے اختیارات کے حوالے سے بھی میں کچھ کہنا چاہوں گا لیکن اس سے پہلے یہ گزارش کروں گا کہ میرا تعلق براہ راست قانون، وکالت اور زراعت سے ہے۔ میں پچھلے بارہ سال سے سینیٹ کی National Food Security کی Standing Committee کا چیئرمین رہا ہوں۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے پچھلے بارہ برسوں میں پاکستان کے کاشت کاروں کے لیے اور ان کے مفادات کے تحفظ کے لیے بہت محنت کی ہے اور ان کو وہ تحفظ فراہم کرنے میں کسی حد تک کامیاب بھی ہوئے۔

اس کی پہلی مثال میں آپ کو یہ دوں گا کہ ہم نے پاکستان میں زراعت کے سب سے بڑے تحقیقی ادارے Pakistan Agricultural Research Council کو مستحکم کیا۔ ان کو funds دلوائے اور آج اس ادارے کی کارکردگی پاکستان کی تمام کاشت کار تنظیمیں سراہتی ہیں۔ اس میں بالخصوص ایک واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ PARC کی چودہ سو ایکڑ اراضی اسلام آباد شہر کے وسط میں ہے۔ PARC نے یہ اراضی CDA سے لیز پر لی تھی۔ تو اس اراضی پر اسلام آباد کی لینڈ مافیا کی نظر پڑ گئی۔ مشاہد صاحب! یہ مشاہد صاحب بیٹھے ہیں تو میں نے کہا کہ ان کو distract کر دوں۔

انہوں نے یہ مسئلہ اٹھایااور یہ پھر ہماری کمیٹی میں آیا۔ ہم نے CDA کے چیئرمین صاحب کو بلا کر پوچھا کہ آپ اس چودہ سو ایکڑ اراضی کی لیز کی تجدید کیوں نہیں کرنا چاہتے؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ ان میں terms and conditions کی کچھ خلاف ورزیاں ہوئی ہیں تو اس وجہ سے ہمیں کچھ تحفظات ہیں۔ اس پر میں نے CDA سے کہا کہ پانچ سال کے عرصہ میں اسلام آباد میں ایسی جتنی بھی leases ہوئی ہیں جن میں الزام ہیں کہ انہوں نے conditions کی خلاف ورزی کی ہے، اس کی تفصیل ہمیں مہیا کریں۔ تو پتا یہ چلا کہ ایک سو بیس ایسے cases میں سے انہوں نے کسی کی بھی lease منسوخ نہیں کی۔ اس کمیٹی نے CDA کے خلاف کارروائی کی اور اس وقت کے وزیراعظم شاہد خاقان عباسی صاحب کو خط لکھا اور اللہ کا شکر ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی ان کاوشوں کی وجہ سے وہ چودہ سو ایکڑ اراضی بچ گئی۔

جناب! آج پاکستان کی زراعت، کاشت کار اور محنت کش ہاری کی GDP میں contribution بتیس فیصد ہے۔ پاکستان میں زراعت کا شعبہ employment کی مد میں پاکستان کی کُل معیشت میں پینتیس فیصد contribute کرتا ہے لیکن معیشت میں زراعت کو جو توجہ ملنی چاہیے تھی وہ بدقسمتی سے پچھلے بارہ برسوں میں نہیں مل سکی ہے۔

ہم نے یہ کوشش کی کہ پاکستان کی جتنی بھی اہم فصلیں ہیں، جس میں گندم ہے، کپاس ہے، گنا ہے، اس کی minimum support price کا تعین بوائی سے قبل ہونا چاہیے۔ اس ضمن میں صوبہ پنجاب کی پنجاب کسان اتحاد، صوبہ سندھ کی Sindh Chamber of Agriculture اور باقی کسان تنظیموں نے بھی سٹینڈنگ کمیٹی کے جتنے بھی اقدامات تھے ان کو بہت سراہا ہے۔

لیکن آج جو اقدامات ہوئے ہیں، جیسے بجلی کا یونٹ بڑھ گیا، گیس بڑھ گئی، بیج کا دام بڑھ گیا، fertilizer کے دام بڑھ گئے، لیبر بڑھ گئی لیکن ان سب کے باوجود کاشت کاروں کو اپنی فصلوں کا جو دام ملتا ہے، وہ ان کی production cost کو بھی پورا نہیں کرتا۔

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے دونوں ایوانوں، سینیٹ اور قومی اسمبلی، میں زراعت کے طبقے سے ایک بڑی نمائندگی موجود ہے لیکن بدقسمتی سے ان دونوں ایوانوں میں ہماری لابی بہت کمزور ہے۔ دوسری lobbies نہ صرف بہت سرگرم ہیں بلکہ ان کا اثر ورسوخ بھی ہم سے بہت زیادہ ہے۔

بہر حال ہم نے بہت کوشش کی اور میں پھر اسی بات پر آتا ہوں کہ کیا یہ سینیٹ پاکستانی عوام کی توقعات پر پوری اتری ہے کہ نہیں؟

یہ سینیٹ House of the Federation کہلاتا ہے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ اس ایوان کے پاس کوئی مالی اختیارات نہیں ہیں۔ ہم نہ اخراجات طے کر سکتے ہیں اور نہ revenue generation اور نہ demand on grant پر کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ہم سے کہا جاتا ہے کہ آپ بجٹ میں سفارش کروا دیں اور پھر دوسرا ایوان یہ فیصلہ کرے گا کہ اس کو منظور کرنا ہے کہ نہیں۔ اگر آپ پاکستان میں صحیح طور پر ایک وفاقی نظام چاہتے ہیں تو پھر آپ کو سینیٹ کو بااختیار کرنا ہوگا۔ سینیٹ بااختیار اس وقت ہوگا جب آپ سینیٹ کو مالی اختیارات دیں گے۔ اُس کے بغیر یہ صرف ایک debating society ہے۔ کبھی سلیم مانڈوی والا صاحب بولیں گے، کبھی سید صاحب بولیں گے اور کبھی رضا ربانی صاحب بولیں گے۔ یہ ایک بے اختیار ایوان ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سید مظفر حسین شاہ: جناب آپ کا ذکر میں نے اس لیے کیا ہے کہ سلیم مانڈوی والا صاحب ڈپٹی چیئرمین بھی رہے ہیں اور وقتاً فوقتاً ڈپٹی چیئرمین کا ذکر کرنا بھی بہت ضروری ہے کہ کہیں لوگ ان کو بھول نہ جائیں۔ تو ان پر بعد میں آئیں گے، پہلے آپ کی باری ہے کیوں کہ پہلے آپ رہے ہیں ناں۔ جی۔ اچھا جناب، جب آٹھویں ترمیم آئی تو رضا ربانی صاحب اس کے کئی میں سے ایک architect تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ جب آٹھویں ترمیم آئی تو آپ نے سینیٹ کے مالی اختیارات کے مسائل کا سدباب کیوں نہ کیا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ پاکستان کی سیاسی جماعتیں اس بات پر راضی نہیں ہو رہی تھیں کہ سینیٹ کو مالی اختیارات دیے جائیں۔

میں یہ گزارش کروں گا کہ اس ایوان میں بھی انہی سیاسی جماعتوں کی نمائندگی ہے۔ خدارا اگر آپ ایک وفاقی نظام چاہتے ہیں، چار صوبے ہیں اس وفاق میں، جب تک آپ سینیٹ کو جو کہ اس وفاق کی علامت ہے، اس کو بااختیار نہیں کریں گے ایک وفاقی نظام صحیح طور پر نہیں بنے گا۔ اس Federalism کے لیے یہ انتہائی ضروری ہے کہ ان units کو آپ بااختیار کریں۔ اب وہ PSDP بنتا ہے Public Sector Development Programme. ہمیں یہ

نہیں پتا ہوتا کہ اس کا کیا criteria ہے اور کس بنیاد پر اس کی صوبوں میں allocation ہوتی ہے۔ میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کہ کراچی اور۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میری اس سلسلہ میں ایک چھوٹی سی گزارش یہ ہے کہ آج جمعہ کا دن ہے اور بہت ممبران ابھی باقی ہیں۔

سینیٹر سید مظفر حسین شاہ: جناب میں جلدی کرتا ہوں، صرف دو منٹ اور لوں گا۔ کراچی اور سندھ tax revenue generation میں ساٹھ سے پینسٹھ فیصد contribute کرتے ہیں۔ جب اس کی redistribution ہوتی ہے تو ان کو صرف پچیس فیصد واپس ملتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ بالخصوص NFC Award مردم شماری کی بنیاد پر نہیں ہونا چاہیے۔ علاقائی زبانیں بالخصوص سندھی، سرائیکی، پنجابی اور پشتو ہیں، آپ ان کو قومی زبانوں کا درجہ دیں تاکہ integration کے سلسلے میں تیزی آسکے، وفاقیت کی بنیاد رکھنے کے لیے یہ بہت ضروری اقدامات ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جو نئے سینیٹرز آئیں گے، وہ بھی ہماری جدوجہد میں ہمارا ساتھ دیں گے جس طرح ہم نے کہا کہ سینیٹ کو بااختیار بنانا بہت ضروری ہے۔ سینیٹر فاروق حامد نائیک صاحب بھی آ گئے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ سینیٹر فاروق حامد نائیک صاحب جس طرح دوسری چیزوں کی وکالت کرتے ہیں تو اس کی بھی وکالت کریں گے کہ وفاق کو مضبوط بنایا جائے۔ جناب! انگریزی میں کہتے ہیں کہ "money makes a mare go" تو پیسے کے اختیارات کے بغیر کچھ نہیں ہے۔ بحث ہوتی ہے اور ایک صاحب نے ادھر بولا اور ایک صاحب نے ادھر سے بولا تو حساب کتاب ختم ہو گیا۔

جناب! ہماری قائمہ کمیٹیوں نے سینیٹ میں اچھا کردار ادا کیا ہے لیکن میں آپ سے ایک گزارش کر دوں کہ ہمارے جو rules ہیں تو standing committees سفارشات کر سکتی ہیں، اگر Privilege breach ہو جائے تب ہی کمیٹی سفارش کر سکتی ہے۔ یہ ایوان یا قومی اسمبلی کا ایوان کسی شخص کے خلاف سزا نہیں دے سکتا۔ ہمیں یہ امید ہے کہ ایک وفاقی نظام میں جتنی کوتاہیاں اور خامیاں ہیں، ان پر پاکستان کی سیاسی جماعتیں توجہ دیں گی۔ ہمارے ہاں اس وقت جو مسائل درپیش ہیں، چاہے بلوچستان، سندھ اور خیبر پختونخوا ہو، ان کی بنیادی طور پر وجوہات یہی ہیں کہ وفاق میں کہاں کہاں کوتاہیاں اور کہاں کہاں کمزوریاں ہیں۔ جناب! ہمارے اور بہت سارے دوست ہیں جو انتظار میں ہیں۔ میں یہی گزارشات کرنا چاہتا تھا کہ آپ سینیٹ کو بااختیار کریں، آپ

سینیٹ کو مالی اختیارات دیں اور میں اس حد تک چاہوں گا پاکستان کا وزیر اعظم مشترکہ اجلاس میں کیوں منتخب نہیں ہو سکتا۔ صرف قومی اسمبلی سے کیوں؟ آپ مشترکہ اجلاس بلائیں، وہاں پر وفاق کے نمائندے equal ہیں۔ اب FATA merger کے بعد ہمارے چار، پانچ یا چھ اراکین کم ہو گئے ہیں لیکن آپ پاکستان کے وزیر اعظم کو مشترکہ اجلاس میں منتخب کرائیں۔ آپ صدر پاکستان کو بڑے اچھے طریقے سے چاروں صوبائی اسمبلیوں اور ان دونوں ایوانوں سے منتخب کرتے ہیں۔ جناب! میں یہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ سینیٹ کو بااختیار بنائیں۔ اس وقت وفاق کے جو مسائل ہیں، یہ بدقسمتی ہے کہ آزادی کے 75 سال بعد بھی ہم بنیادی مسائل سے اب تک مقابلہ کر رہے ہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی اور ہم اپنے سب دوستوں کو مبارکباد پیش کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے اپنا کردار ادا کیا۔ میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اور جناب صادق سنجرانی صاحب نے بڑا اچھا کردار ادا کیا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ ہمارے سابق سینیٹر کریم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور سینیٹر انجینیئر گیان چند صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ہم آپ کو ایوان میں welcome کرتے ہیں۔ میری left side پر gallery میں ملک کامران صاحب، امجد خان کیفی، حاجی اسلم خان فاروق، تیمور خان، مجبوب شاہ بیٹھے ہیں، ہم آپ سب کو welcome کرتے ہیں۔ آج میرے سارے دوست بھی آئے ہوئے ہیں۔ سینیٹر فیصل جاوید صاحب۔

Senator Faisal Javed

سینیٹر فیصل جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب! آپ نے مجھے الوداعی تقریر کے لیے موقع دیا اور آپ کا بہت بہت شکریہ۔ ہمارا آج آخری دن ہے اور میں جاتے جاتے یہی کہوں گا۔ آپ کو سب سے پہلے پورا ایوان خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب! آج آپ نے سینیٹر اعجاز احمد چوہدری صاحب کے production orders جاری کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو یقینی طور پر انصاف کرنے کا حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس منصب پر بٹھایا ہے، آپ نے اس سے justice کیا ہے، آپ کو مبارک ہو۔ جیسے سینیٹر مشاہد حسین سید صاحب نے بات کی۔ آپ دیکھیں کہ سینیٹر اعجاز احمد چوہدری صاحب اس ایوان کے رکن ہیں اور ان کا حق ہے کہ وہ پہلے بھی آتے اور اجلاسوں میں شرکت کرتے۔ ہم نے دیکھا کہ یہ جن political prisoners کی بات کر

رہے ہیں تو ہمارے قومی اسمبلی کے سپیکر اسد قیصر صاحب ہمیشہ production orders جاری کرتے تھے، وہ political prisoners proceedings attend کرتے رہے جو اراکین پارلیمنٹ تھے۔

جناب! اس کے علاوہ پنجاب اسمبلی کے چوہدری پرویز الٰہی سپیکر تھے، وہ بھی production orders جاری کرتے تھے۔ بالآخر آپ نے production orders جاری کیے تو ہم آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ میں چھوٹی سی بات کرکے اپنی الوداعی تقریر کی طرف جاؤں گا۔ آج خواتین کا عالمی دن ہے اور ایک قرارداد بھی آئی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جتنی خواتین اپنے بچوں سے دور ہیں۔ سینیٹر مشتاق احمد صاحب نے فلسطین کی بات کی، ہم اس کی بھی بالکل تائید کرتے ہیں اور یہاں سے سینیٹ آف پاکستان تمام مظلوم خواتین کے لیے آواز اٹھاتا ہے۔ بالخصوص پاکستان میں ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ، عالیہ حمزہ صاحبہ، صنم جاوید صاحبہ اور عائشہ علی بھٹہ صاحبہ سمیت جتنی بھی خواتین prisoners ہیں، ہم آج خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ان کے حقوق کے لیے یہاں سے ان سے اظہار یکجہتی کرتے ہیں۔ ہمارے دیگر مظلوم اور بے گناہ لوگ جیلوں میں قید ہیں، ان کو فی الفور رہا کیا جائے۔ عمران خان صاحب، ان کی اہلیہ اور دیگر ہمارے جو تمام لوگ اس وقت جیلوں میں قید ہیں، ان کو رہا کیا جائے۔

زمانے کے انداز بدلے گئے نیا راگ ہے، ساز بدلے گئے
خِرد کو غلامی سے آزاد کر جوانوں کو پِیروں کا استاد کر

جناب! پاکستانی قوم نے یہ message دیا ہے جو نوجوان آبادی پر مشتمل ہے جن میں آپ شامل ہیں۔ ہماری نوجوان آبادی 70% ہے جس میں چالیس سال سے کم عمر والے نوجوان ہیں، یہی پاکستان ہے اور یہی پاکستان کا معاشرہ ہے۔ اس نے پاکستان کو آگے لے کر جانا ہے لیکن ہم لوگوں نے کیا روایتیں قائم کی ہیں، آج اس ایوان میں چھ سال ہو گئے ہیں۔ ہم نے یہ سوچنا ہے کہ ہم نے ان چھ سالوں میں ان نوجوانوں کے لیے کچھ کیا ہے، ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ یہاں پر ذاتی مفادات کی قانون سازی ہوتی رہی ہے اور public interest کی legislation نہیں ہوئی۔ جناب! آئین کی کتابیں کھولی جاتی رہی ہیں، یہ article ہے اور وہ article ہے۔ میں سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب سے ایک بار پھر مخاطب ہو کر کہوں گا کہ سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب! آپ بالکل

آئین کی یہ کتاب کھولتے رہے ہیں، یہ اور بات ہے کہ اب آپ پچھلے دو سال سے یہ کتاب نہیں لارہے، میں نے پچھلے دو سال سے آپ کے ہاتھ میں Constitution of Pakistan کی کتاب نہیں دیکھی۔ میں نے اس سے پہلے لگاتار چار سالوں سے آپ کے ہاتھ میں یہ کتاب دیکھی ہے۔ نوے دنوں میں انتخابات نہیں ہوئے تو آپ نے یہ کتاب کیوں نہیں کھولی؟ آئینی تقاضے پورے نہیں ہوئے تو آپ نے اس ایوان میں یہ کتاب کیوں نہیں کھولی؟

جناب! آئین کی بالادستی، قانون کی بالادستی، انسانی حقوق کا تحفظ، آزادی رائے کا تحفظ، آزادی صحافت کا تحفظ اور عدلیہ کی آزادی کے آج بھی challenges ہیں، یہ challenges آج بھی اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ ابھی سفر باقی ہے اور بہت کچھ کرنا ہے لیکن چھ سالوں میں تو کچھ نہیں کیا، یہ اتنے بڑے بڑے challenges ہیں، اس میں خواتین کے حقوق کے تحفظ کو شامل کریں جو انسانی حقوق میں آتا ہے۔ میں نے یہ سارے challenges گنوائے ہیں، یہ آج اپنی جگہ موجود ہیں۔ ہمارے معاشرے کو کیا ہو گیا ہے کہ ایک باپ اپنے بیٹے کو کہتا ہے کہ میرا بیٹا بڑا تیز ہے، اس کا کام نہیں ہو رہا تھا، اس نے 500 روپے دیے اور اس کا کام ہو گیا، واہ جی، واہ جی اور واہ جی کیا کمال ہے۔ یہ fashion statement ہے، یہ pride statement ہے، اس کا بیٹا غلط کام کر رہا ہے لیکن باپ فخر سے کہہ رہا ہے کہ میرا بیٹا بڑا تیز ہے۔ ہم معاشرے کو کہاں لے کر جا رہے ہیں۔ رشوت کو ہم pride کے طور پر لے رہے ہیں اور بچے کی intelligence کو کہہ رہے ہیں کہ بڑا تیز اور smart ہے۔ پھر کہتا ہے کہ میرا بیٹا بڑا تیز ہے، اس کا فلاں جگہ پر کوئی واقف تھا، اس نے فون کیا تو اس کا کام ہو گیا۔ سفارش غلط ہے لیکن ہم نے اسے عام کر دیا ہے، عام ہی نہیں بلکہ اس پر فخر بھی کر رہے ہیں۔ اسی طرح سے چوری اور کرپشن ہے جسے ہم نے عام کیا ہے۔ ہمیں ان سب چیزوں کا جائزہ لینا ہو گا، معاشرے کو ٹھیک کرنا ہے۔ ہماری 70% آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے اور وہ talented ہیں، انہیں اس ملک کی باگ دوڑ دینی چاہیے، وہ نوجوان اور specifically کہوں تو دیہاتوں کے نوجوان talented ہیں اگر انہیں موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ فیصل صاحب۔

سینیٹر فیصل جاوید: مجھے مت interrupt کیا کریں۔ آج میری آخری تقریر ہے اور آپ مجھے interrupt کر رہے ہیں۔ میں آخری بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بہت شکریہ۔ میں نے پانچ منٹ کا وقت دیا تھا۔ آپ آخری بات کر لیں۔

سینیٹر فیصل جاوید: قائداعظم کے بعد اگر اس قوم کو کوئی لیڈر ملا ہے تو اس کا نام عمران خان ہے، جو پاکستان کی جان ہے، جو پاکستان کی شان ہے، جو پاکستان کی پہچان ہے۔ جس نے ہمیشہ اپنے ملک کا پرچم سربلند کیا، چاہے وہ کھیل کا میدان ہو، چاہے وہ شوکت خانم کینسر ہسپتال ہو، چاہے وہ نمل یونیورسٹی ہو، چاہے وہ good governance ہو، چاہے وہ عالمی forum پر حضور اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ناموس کے تحفظ کی بات ہو، وہ عمران خان ہے، چاہے وہ کشمیر کی بات ہو، چاہے وہ فلسطین کی بات ہو، چاہے وہ مسلم امہ کے لیے آواز اٹھانے کی بات ہو اس کا نام عمران خان ہے۔ میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں جناب چیئرمین۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ آپ اپنی بات ختم کریں، بہت ممبرز باقی ہیں، فیصل صاحب آپ کو پانچ منٹ کا وقت دیا تھا۔

سینیٹر فیصل جاوید: جناب ابھی چار منٹ نہیں ہوئے ہیں۔ جناب میں بات ختم کر رہا ہوں۔ وہ لیڈر، وہ عمران خان جس نے اس قوم کی خود مختاری کو بحال کیا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: Expunge کریں جی، ان الفاظ کو expunge کر دیا ہے۔

سینیٹر فیصل جاوید: کیا expunge کر رہے ہیں، میں نے کون سی غلط بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اچھا ٹھیک ہے فیصل صاحب۔

سینیٹر فیصل جاوید: وہ لیڈر جس نے اس قوم کی خودداری کو بحال کیا ہے، self-esteem کو بحال کیا ہے، علامہ اقبال نے کہا تھا:

دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ، نئے صبح و شام پیدا کر
میرا طریق امیری نہیں، فقیری ہے
خودی نہ بیچ، غریبی میں نام پیدا کر

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ فیصل صاحب۔ جی سینیٹر فدا محمد صاحب۔ سینیٹر فدا محمد صاحب۔ جی میں نے expunge کر دیا ہے۔ سینیٹر فدا محمد صاحب۔ فیصل صاحب آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی فیصل صاحب آیت سنا دیں۔ سینیٹر فوزیہ صاحبہ براہ مہربانی تشریف رکھیں۔ میں نے expunge کر دیا ہے۔ فیصل صاحب کا مائیک کھولیں وہ دعا پڑھیں گے۔

سینیٹر فیصل جاوید: قرآن کی ایک آیت سے اپنی بات ختم کر رہا ہوں۔ میں نے نہ کسی کے خلاف بات کی، عمران خان کا نام لیا۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: فیصل صاحب time short ہے۔ براہ مہربانی دعا کر لیں۔

سینیٹر فیصل جاوید: میں آخر میں قرآن کی ایک آیت سنا کر اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ اس ملک کو اللہ تعالیٰ نے سب کچھ دیا ہے، دریا، سمندر، پہاڑ، صحرا، قدرتی وسائل سے ہمارا ملک مالا مال ہے، سارے موسم ہیں، حسین وادیاں ہیں اور نوجوان آبادی ہے لیکن ہم ان کی قدر نہیں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: فیصل صاحب آپ سے درخواست ہے کہ دعا کر لیں۔

سینیٹر فیصل جاوید: ہمیں اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں، اس سے پہلے میں ایک بات کرتا چلوں کہ TV پر ایک خبر آتی ہے کہ فلاں شخصیت ایک شاعر تھے، ان کو فوت ہوئے 35 برس ہو گئے ہیں، آج ان کی برسی منائی جا رہی ہے، وہ بہت اچھے تھے۔ جب وہ زندہ تھے تو کیا اچھے نہیں تھے؟ انہیں فوت ہوئے 35 سال ہو چکے ہیں لیکن ابھی خبر آ رہی ہے۔ یہاں فیصلہ آتا ہے، ٹھیک فیصلہ آتا ہے لیکن کیا اس وقت انہیں fair trial کا حق مل رہا ہے؟ یہ سوال ہے۔ میں پہلے دن سے یہاں speeches کر رہا ہوں اور آج چھٹے سال میری آخری speech ہے لیکن کوئی ایسی speech نہیں ہے جس میں ان لوگوں نے مجھے interrupt نہ کیا ہو۔ .Thank you very much اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حوالے سے قرآن پاک کے Chapter No.14 کی آیت نمبر 7 ہے "جب تمھارے پروردگار نے خبردار کر دیا تھا کہ اگر تم شکر کرو گے تو ضرور میں تم کو اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میری سزا بھی بڑی سخت ہے"۔ Chapter No.54 آیت نمبر 35 میں ہے کہ "ہم ان لوگوں کو اس طرح صلہ دیتے ہیں جو شکر گزار رہیں"۔ اس کے بعد Chapter No.38 کی آیت نمبر 26 میں ہے کہ "لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کیا کرو اور اپنی خواہش کے پیچھے نہ چلو کہ وہ تمہیں خدا کی راہ سے بھٹکا دے،

بھٹکے ہوؤں کی سزا سخت ہے کہ انہوں نے روز حساب کو بھلا دیا"۔ یہ دعا سب کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ سے انسان دعا کرتا ہے کہ:

اس سے پہلے کہ یہ دنیا مجھے رسوا کر دے
تو مرے جسم مری روح کو اچھا کر دے
کس قدر ٹُوٹ رہی ہے مری وحدت مجھ میں
اے مرے وحدتوں والے مجھے یکجا کر دے
یہ جو حالت ہے مری میں نے بنائی ہے مگر
جیسا تو چاہتا ہے اب مجھے ویسا کر دے
میرے ہر فیصلے میں تیری رضا شامل ہو
جو ترا حکم ہو وہ میرا ارادہ کر دے
مجھ کو وہ علم سکھا جس سے اُجالے پھیلیں
مجھ کو وہ اسم پڑھا جو مجھے زندہ کر دے
ضائع ہونے سے بچالے مرے معبود مجھے
یہ نہ ہو وقت مجھے کھیل تماشا کر دے
میں مسافر ہوں، سو رستے مجھے راس آتے ہیں
میری منزل کو مرے واسطے رستہ کر دے
میری آواز تری حمد سے لبریز رہے
بزمِ کونین میں جاری مرا نغمہ کر دے

اللہ پر ایمان اور ان شاء اللہ مشکلات سے نکلے گا پاکستان۔

امید ابھی کچھ باقی ہے
اک بستی بسنے والی ہے
جس بستی میں کوئی ظلم نہ ہو
اور جینا کوئی جرم نہ ہو
جہاں پھول خوشی کے کھلتے ہوں

اور موسم سارے ملتے ہوں
جہاں رنگ اور نور برستے ہوں
اور سارے ہنستے بستے ہوں
امید ہے ایسی بستی کی
جہاں جھوٹ کا کاروبار نہ ہو
اور دہشت کا بازار نہ ہو
جہاں جینا بھی دشوار نہ ہو
اور مرنا بھی آزار نہ ہو
یہ بستی کاش تمہاری ہو
یہ بستی کاش ہماری ہو
وہاں خون کی ہولی عام نہ ہو
اس آنگن میں غم کی شام نہ ہو
جہاں منصف سے انصاف ملے
دل سب کا سب سے صاف ملے
امید ہے ایسی بستی کی
جہاں روٹی زہر سے سستی ہو

اور ان شاء اللہ اس بستی کے روح رواں عمران خان ہوں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر فدا محمد صاحب۔ دیکھیں میری بات سنیں۔ میں سب کو موقع دیتا ہوں۔ جی سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب۔ فدا صاحب آپ کو بھی موقع دیتا ہوں، آپ تشریف رکھیں۔ سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب۔

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: شکریہ جناب چیئرمین! فدا صاحب ایک منٹ دیں، میں مختصر بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میرے پاس resolution کی copy آ گئی ہے۔ صدیقی صاحب کے بعد میں آپ کو وقت دیتا ہوں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: اعجاز چوہدری صاحب کے آپ نے۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: فدا صاحب میں وقت دیتا ہوں۔ جی عرفان صدیقی صاحب آپ بتائیں .please میں سب کو وقت دے رہا ہوں کیا ہو گیا ہے؟ فدا صاحب تشریف رکھیں۔ جی عرفان صدیقی صاحب۔ سینیٹر فوزیہ صاحبہ مہربانی کریں۔ جو member شور کرے گا میں اس کو باہر نکال دوں گا۔ عرفان صدیقی صاحب جی .please

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب چیئرمین! میں مختصر سی بات کرنا چاہتا تھا لیکن میرے بہت معزز ارکان ہیں وہ 13 minutes کی تقریر کے بعد بھی میری بات نہیں سننا چاہتے۔ آپ انہیں موقع دے دیں میں بعد میں بات کر لوں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں آپ بولیں .please عرفان صدیقی صاحب آپ بولیں، جی جی آپ بولیں mic آپ کے پاس ہے۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: آپ please انہیں موقع دے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: عرفان صدیقی صاحب Mic آپ کے پاس ہے، بولیں .please

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: میں بہت ہی معذرت خواہانہ انداز میں کہنا چاہتا ہوں کہ آج اس House سے ہمارے 50% دوست جا رہے ہیں۔ آج آخری دن ہے اس کا ماحول اچھا ہونا چاہیے، گفتگو اچھی ہونی چاہیے، دل آزاری نہیں ہونی چاہیے۔ آپ نے آج اعجاز چوہدری صاحب کے production orders جاری کیے ہیں ہم سب اس بات کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ وہ اس House کے member ہیں انہیں آنا چاہیے اور اگر وہ اب تک نہیں آئے ہیں تو یہ بھی زیادتی تھی۔ ہم ان ساری چیزوں کی تائید کرتے ہیں، حمایت کرتے ہیں لیکن ابھی میرے دوست نے جو تقریر کی ہے، بڑے جذبات میں اور قرآن کی کچھ آیات انصاف کے حوالے سے ہمیں اس طرح سے سنائی ہیں جیسے قرآن ابھی ابھی نازل ہوا ہے اور جیسے پچھلے چار پانچ برس میں قرآن تھا ہی نہیں۔

میں یہ کہتا ہوں کہ ہم تحمل سے بات کریں، بردباری سے بات کریں، ماحول کو خوش گوار رکھیں اور الوداعی تقریر کا مطلب الوداعی جذبات و احساسات ہونے چاہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ دوسروں پر نمک چھڑکیں۔ جاوید صاحب آپ کی تقریر میں نہیں بولا ہوں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: مہربانی کریں۔ اگر آپ کی تقریر سنی گئی ہے تو پھر ان کی تقریر بھی سنیں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب چیئرمین! میں کوئی تقریر نہیں کرنا چاہتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: صدیقی صاحب آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: میں دست بستہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ماحول خوش گوار رکھا جائے۔ جاوید صاحب نے دوبارہ ادھر ہی آنا ہے، اسی ایوان میں آنا ہے ان شاءاللہ ہم پھر اسے خوش آمدید کہیں گے۔ وہ اس انداز سے گفتگو نہ کریں کہ ادھر کے جذبات مجروح ہوں۔ فدا صاحب نے بھی احتجاج کیا کچھ اور لوگوں نے بھی کیا، ذیشان صاحب نے بھی شاید کیا، تو میں اپنی گفتگو یا تقریر کا باب بند کرتا ہوں۔ ان کو موقع دیتا ہوں صرف اس التماس کے ساتھ کہ ہماری گفتگو جذبات کے اوپر شبنم افشانی نہیں کرے، زہر افشانی نہ کرے، زہر نہ چھڑکیں۔ ہر طرف زہر افشانی بہت ہو چکی ہے، ہر طرف توں تکرار بہت ہو چکی ہے، گالم گلوچ بہت ہو چکی ہے۔ خدا کے لیے جذبات کو ٹھنڈا رکھیں اور اعصاب کو اپنے تناؤ سے نکال کر اعصاب کو پرسکون کریں۔ اس طرح سے ایوان کیسے چل سکتا ہے کہ جب آپ تقریر کریں اور پھیپھڑوں کی پوری قوت بروئے کار لا کر اس ایوان کو آپ اکھاڑا بنا دیں، ایسے نہ کریں۔ میری صرف اتنی التماس ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر رخسانہ زبیری صاحبہ۔

Resolution moved by Senator Rukhsana Zuberi regarding the historic opinion of the Honourable Supreme Court of Pakistan in the Presidential reference to reopen the case of death sentence of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto

Senator Rukhsana Zuberi: Thank you Mr. Chairman! I Senator Rukhsana Zuberi, move under Rule

132 of Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, to relax relevant Rules and may be allowed to move the following resolution.

Mr. Deputy Chairman: It is allowed.

Senator Rukhsana Zuberi: This House embraces the historical opinion of the honourable Supreme Court of Pakistan in the Presidential reference filed 12 years ago by President Asif Ali Zardari, to reopen the case of death sentence of the first elected Prime Minister of Pakistan Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto. As per opinion of the honourable Supreme Court of Pakistan, 45 years ago during the rule of a Military dictator, when Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto was sentenced to death, justice and a fair trial was not granted in accordance with the Constitution. The Supreme Court has acknowledged by its remarkable decision that Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto's execution was a judicial murder and did not perceive a fair trial according to the law.

This ruling highlights the importance of upholding the principles of justice and ensuring that all individuals regardless of their status are entitled to a fair trial in accordance with the Constitution. It serves as a reminder of the need to address past injustices and uphold the Rule of Law in the pursuit of justice and accountability. The verdict on the Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto case should be overturned.

On this occasion we salute the sacrifices of Begum Nusrat Bhutto and Shaheed Benazir Bhutto, who sacrificed their lives to seek justice against the cold blooded judicial murder of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto. The House also acknowledges the efforts of the

Chairman Pakistan People's Party Bilawal Bhutto Zardari, who single mindedly, pursued the Presidential reference in the Supreme Court of Pakistan. That Senate of Pakistan should approach the Federal Government, that Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto, be declared a National Democratic Hero. This House demands from the Federal Government to officially declare Zulfiqar Ali Bhutto as Shaheed, also the Nishan-i-Zulfiqar Ali Bhutto should be awarded to political workers and activists, who have fought and sacrificed their lives for democracy. Thank you.

Mr. Deputy Chairman: I now put the resolution before the House.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The Resolution is passed unanimously.

جی سینیٹر فدا صاحب۔ جو members retire ہو رہے ہیں ان کا آج آخری دن ہے کوشش کریں کہ تقریریں کریں اور اس طریقے سے کریں کہ ایک دوسرے کی دل آزاری نہ ہو۔ پانچ پانچ منٹ کی تقریر کریں۔ جو retire ہو رہے ہیں وہ اپنے چھ سال کے experience کے بارے میں بات کریں، اپنے دوستوں کا شکریہ ادا کریں، اپنے members کا شکریہ ادا کریں۔

Farewell Speeches by the Members

Senator Fida Muhammad

سینیٹر فدا محمد: (عربی)۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے عرفان صدیقی صاحب جو بات کر رہے تھے، میں صرف انصاف اور اس ایوان بالا کی بات کر رہا تھا کیونکہ مجھے دو دفعہ floor دے دیا گیا تھا اور آپ نے کہا کہ آپ بات کر لیں۔ اس بات پر میں آج بھی ایک بات کر رہا ہوں کہ میں ادھر ہی بیٹھا تھا March, 2012 میں اور میرا چھوٹا بھائی نثار مالاکنڈ یہاں پر oath لے رہا تھا اور میں ادھر ہی بیٹھا تھا اور پھر 2018 میں وہ ادھر ہی بیٹھا تھا اور میں ادھر oath لے رہا تھا۔ اس House نے ہمیں جو عزت دی years 12 تک 2012-2024، اس House نے اللہ

تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو عزت دی میں عمران خان صاحب اور پارٹی کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے عزت دلوائی۔

جناب چیئرمین !آج کا یہ مقدس دن جمعہ مبارک، ماہ شعبان اور مقدس ایوان میں بحیثیت مسلمان اور پاکستانی ایوان بالا ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ کیا ہم اس ایوان بالا کے تقاضوں کے مطابق پورا اترے ہیں یا نہیں؟ ہم کیا لے کر آئے تھے اور کیا واپس لے کر جا رہے ہیں؟اس آئین پاکستان کے ساتھ آئے ہیں اور اسی کے ساتھ واپس جا رہے ہیں۔ کچھ دوست کہہ رہے ہیں کہ آج یہ 50 Senators retire ہو رہے ہیں، ختم ہو رہے ہیں، ختم نہیں ہو رہے۔ ایک سیاسی آدمی کا vision اور سوچ اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی زندہ رہتی ہے۔ 1973 میں آئین بھی وجود میں آیا اور 1973 میں یہ ایوان بھی وجود میں آیا تھا۔ لیکن آج اس ایوان میں اس وقت کا ایک بھی ممبر موجود نہیں ہے۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ آج ہم ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے کیا کردار ادا کرتے ہیں۔ اس tenure میں 2018 سے 2024 تک ہمارے 8 ساتھی فوت ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کرے۔ وہ بھی ہم میں سے تھے۔ ایک دن ہم نے بھی جانا ہے۔ یہاں پر ہم نے اپنی تاریخ چھوڑنی ہے۔ آج جو اس ہاؤس سے ریٹائر ہو رہا ہے تو وہ یہ تاریخ چھوڑ کر جا رہا ہے کہ اس نے ان چھ سالوں میں کیا کردار ادا کیا ہے۔ میں بہت افسوس کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے 12 سالوں میں جو کچھ بھی دیکھا ہے صرف اور صرف ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور ایک دوسرے کی بے عزتی کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھا ہے۔ اگر کچھ کام ہوتا بھی ہے تو وہ صرف کمیٹیوں میں ہوتا ہے۔ اس ایوان میں آج تک کوئی ایسا بل بھی نہیں آیا کہ جو اس ملک کے غریب عوام کے فائدے کے لیے ہو۔ صرف ہم نے اپنی اپنی پارٹی کو defend کیا ہے۔ اگر یہ ملک ہوگا تو ہم ہوں گے۔ سب سے پہلے مقدم یہ ایوان ہے۔ اس کو عزت دینے کے لیے فرشتے نہیں آتے۔ ہم نے ہی اس کو عزت دینی ہے۔ اس ایوان نے ہمیں عزت دی ہے۔ بہت افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ ہم تو جا رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے جس طرح یہ Production Orders جاری ہوئے، جو کہ میں پہلی مرتبہ ان چھ سالوں میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ ایوان بالا ہے۔

جناب چیئرمین ! میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ہم یہاں پر قانون سازی کے لیے آئے ہیں مگر ہم اپنے اپنے علاقوں کے مسائل حل کرنے کے لیے بات کرتے ہیں۔ جناب

چیئرمین! میں مانتا ہوں کہ کچھ مسائل، مفاہمت، مجبوریاں، کمزوریاں اور رکاوٹیں ہر وقت موجود رہتی ہیں جن کا جرات، حوصلے اور ایمانداری کے ساتھ مقابلہ کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن ناممکن نہیں ہے۔ میرے خیال میں اس ایوان کو ہم ایوان بالا کہتے ہیں اور اس کی توقیر برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ یہ ادارہ سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر پاکستان سے وابستگی کو اولیت دے تو یہ فیڈریشن کی علامت تصور ہو گی۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ ہم اس ایوان کو تقدس دیں اور اس کو ہر چیز پر مقدم رکھیں۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں ایک بات بتاتا ہوں۔ آج دنیا کہاں پہنچی ہے۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ آج بھی ہمارے علاقوں میں پانی، بجلی اور دوسری ضروریات کے لیے لوگ دربدر ہیں اور تکلیف میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ایوان میں Power Committee کا چیئرمین بھی رہا ہوں اور اس ہاؤس کا Chief Whip بھی رہا ہوں لیکن میں نے Power Committee میں جو کچھ ان چھ سالوں میں دیکھا ہے۔ میں آج تک اس کمیٹی کا ممبر بھی ہوں لیکن ہم نے غریب عوام کے لیے بجلی کے حوالے سے کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ کل بھی ایک رپورٹ پیش کی گئی جس میں 800 million روپے کی کرپشن تھی۔ پچھلے چار سال سے ہم نے اس مسئلے کو اٹھایا تھا۔ 55 meetings ہم نے اس پر کی ہیں۔ کل جو ہاؤس میں آخری رپورٹ lay ہوئی ہے، میں بہت افسوس کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں۔ مجھے بہت افسوس ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کے ممبران سارے ہمارے بھائی ہیں۔ اگر ہم سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو اس کے لیے میں پورے ہاؤس سے معذرت بھی چاہتا ہوں اور اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید آزمائش اور امتحانوں میں نہ ڈالیں۔ جو سینیٹر حضرات فوت ہوئے ہیں اور آج یہاں پر موجود نہیں ہیں ان کے درجات اللہ تعالیٰ بلند کرے۔ ایک آخری بات یہ ہے کہ انصاف کا تقاضا ہے کہ عمران خان کو رہا کریں۔ صرف عمران خان کو نہیں بلکہ ہر سیاسی ورکر کو انصاف دو۔ یہ اس ایوان کا تقاضا ہے۔ قائد اعظم کی یہ تصویر تقاضا کرتی ہے کہ یہاں پر انصاف ہو۔ ہم یہ امید رکھتے ہیں۔ میں آخر میں چیئرمین سینیٹ آپ سے اور تمام ساتھیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر میری کوئی بات کسی کو بری لگی ہے تو اس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you. Leader of the House, yes please.

Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد ایوان): بہت شکریہ، جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب۔ بِسۡمِ اللّٰہِ
الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ۔ جناب ڈپٹی چیئرمین! میں ان خوش
نصیب افراد میں شامل ہوں جو اس ایوان میں 2002 سے لگاتار ممبر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے
بعد مسلم لیگ (ن) کی قیادت میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی support سے
میں اس ہاؤس میں Leader of the Opposition and Leader of the
House بھی رہا ہوں۔ 2002 سے پہلے جو دس سال تھے میں ان میں الحمد للہ دو مرتبہ 1993
and 1997 میں قومی اسمبلی کا ممبر رہا ہوں۔ ہمارا یہ tenure دو دن بعد ختم ہونے والا ہے۔
میں ان ساتھیوں میں شامل ہوں جنہوں نے 11 مارچ 2024 کی رات کو ریٹائر ہونا ہے۔
Unfortunately ہمارا جو سسٹم ہے وہ ایک نئ روایت قائم کرے گا کہ یہ ہاؤس جو کہ
supposed to be running and functional all the time, no
matter کہ قومی اسمبلی کی پوزیشن کیا ہے will be dysfunctional from 12th
of March till we get the election done. Tentatively ویسے
سوشل میڈیا پر جو شیڈول ہے وہ تین اپریل کا میں نے پڑھا ہے لیکن ابھی تک سرکاری طور پر کوئی
شیڈول جاری نہیں ہوا۔ تو اللہ کو جو منظور ہوگا وہی ہوگا۔ جو ساتھی ریٹائر ہو رہے ہیں اور جو ساتھی مزید
تین سال تک اس ہاؤس کے ممبر رہیں گے میں دل کی گہرائیوں سے ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ
انہوں نے ہمیشہ مجھے support کیا ہے۔ ہمیشہ سیاسی اختلاف ہوتا ہے اور ہونا چاہیے کیونکہ یہ
جمہوریت کا حصہ اور حسن ہے لیکن میرا خیال ہے مخالفت برائے مخالفت اور مزاحمت برائے مزاحمت
کسی ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن نہیں کر سکتا۔ ہم نے الحمد للہ اکٹھے کام بھی کیا ہے۔ سینیٹ کی
performance کی ایک لمبی داستان ہے۔ اس tenure میں جب میں 2002 میں سینیٹ
میں تھا تو الحمداللہ ہم نے کافی بڑے بڑے کام اس ہاؤس میں کیے ہیں۔ اس میں 18ویں اور 19ویں
ترامیم بھی شامل ہیں۔ اس میں Charter of Democracy جو initially مئی 2006
میں جناب میاں محمد نواز شریف اور محترمہ بے نظیر بھٹو کے درمیان ہوا لیکن بعد میں اس میں تمام
سیاسی پارٹیوں کو شامل کیا۔ اس میں عمران خان صاحب بھی شامل تھے۔ ان سب کے اس

کیا rectify and join اس کو انہوں نے کہ ہیں موجود دستخط پر document ہے۔ 2002 میں after the coup میری ان سے پہلی میٹنگ ہوئی۔ اس میں جناب آفتاب شعبان میرانی جو کہ کئی مرتبہ ممبر قومی اسمبلی رہ چکے ہیں، اللہ ان کو زندگی دے، he was the only witness اور اس میں یہ بات ہوئی کہ اگر کسی کو بھی موقع دیں۔ آپ کو پتا ہے کہ 2002 سے پہلے جو tenures تھے آج کل اس سے کئی گنا زیادہ ہم ایک aggression and resistance دیکھ رہے ہیں لیکن وہ دونوں tenures جو کہ PML (N) and PPP کے تھے ایک دوسرے کے خلاف کوئی اچھی تصویر پیش نہیں کر رہے ہیں۔ تو ان سے بات ہوئی کہ let's enter into some sort of code of conduct that no matter کہ اللہ کس کو حکومت دے۔ باقی لوگ جو national interest کی چیزیں ہیں۔ اس کو support کریں اور ساتھ مل کر چلیں کیونکہ اپوزیشن اور حکومت ایک ہی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ یہ ایک دوسرے کے بغیر چل نہیں سکتے۔ شروع میں یہ ہوا، پھر وہ expand ہوتا رہا، ہمارے محترم ساتھی اور سابق چیئرمین سینیٹ، رضا ربانی صاحب کی اور میری ڈیوٹی لگی، اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے، کہ ہم ایک draft تیار کریں گے لیکن اس کا scope پھر بڑھتا گیا۔ اس میں civil military relations آگئے، judicial reforms آگئے، constitutional reforms آگئے، truth and reconciliation commission آگئی اور judicial reforms میں آئینی عدالت بھی آگئی۔ اس کی ایک لمبی لسٹ ہے، جو کام 2002 سے شروع ہوا، دونوں جماعتوں نے دیکھا کہ کام بہت زیادہ ہے تو بعد میں میرے اور رضا ربانی صاحب کے ساتھ، دو بندے اور add کیے گئے۔ اس میں ایک مرتبہ پھر اس ایوان کے ایک معزز رکن، صفدر عباسی صاحب جو کہ ماضی میں رہے ہیں، شامل ہوئے۔ اس کے ساتھ ایک معزز رکن جو ابھی بھی ہیں، احسن اقبال صاحب، مسلم لیگ (ن) کی جانب سے add کیے گئے۔ اس طرح چار اراکین نے ultimately and finally وہ document جو آج تاریخ کا حصہ ہے، Charter of Democracy تیار کیا۔ جیسا کہ میں نے کہا، اس پر سب جماعتوں کے دستخط ہیں۔ بعد میں انہوں نے اسے ratify کیا۔ اس میں کچھ unfinished agenda بھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایجنڈے کو جس میں truth and reconciliation commission ہے، جس میں

آ ئینی عدالت ہے، اس طرح کی چیزیں جو رہ گئی ہیں، ان کو بالکل مکمل کرنا چاہیے۔ اب جو حالات پیدا ہوئے ہیں، truth and reconciliation commission اس میں بہت مدد کرے گا۔ اس کا ایجنڈا پھر expand ہو جانا چاہیے، یعنی 2000 سے یا پھر 2010 سے، جو بھی ایک متفقہ فیصلہ ہو۔

میں honestly believe کرتا ہوں کہ اس ہاؤس نے الحمد للہ، پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں بڑا contribute کیا ہے۔ ان شاء اللہ، اس کو سنہری الفاظ میں لکھا جائے گا۔ یہ ایوانِ بالا ہے اور symbol of the federation ہے۔ چاروں اکائیاں اور پھر وفاق بھی، قومی اسمبلی کے دو تین ممبرز ہر وقت ہوتے ہیں، لہٰذا، یہ ایک collective exercise ہے کہ جو کام قومی اسمبلی سے ہو کر آتا ہے، اس کام کی ہم مزید نوک پلک ٹھیک کرتے ہیں اور contribute کرتے ہیں۔ پھر یہاں سب صوبوں کی equal representation ہے۔ یہ ایک بڑا اچھا نظام ہے کہ قومی اسمبلی میں majority کی بنیاد پر اگر کوئی چیز منظور بھی ہو جاتی ہے تو یہ ایک ایسا فورم ہے جو اس کو improvise کر سکتا ہے، اس کو amend کر سکتا ہے کیونکہ یہاں چاروں صوبوں کی equal نمائندگی ہے۔ مشترکہ مفادات کونسل میں بھی یہی concept ہے جو آپ کے آئین میں ہے کہ four ministers from federation at one time ہوں گے۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ چار وفاقی وزراء بشمول وزیر اعظم کے، اس کے علاوہ چاروں چیف منسٹرز اس کونسل کے ممبرز ہوتے تھے اور وہ majority کے ساتھ فیصلہ کیا کرتے تھے۔ میں خود اس کا چیئرمین رہا ہوں 99-1998 میں کیونکہ volume of work بہت زیادہ تھا اور پھر پرائم منسٹر صاحب نے صدر صاحب کو advise بھیج کر مجھے چیئرمین declare کروایا لیکن 18th Amendment کے بعد اب پرائم منسٹر کا وہاں ہونا لازمی ہے۔ پہلے mandatory نہیں تھا جبکہ اب آئینی طور پر mandatory ہے کہ پرائم منسٹر اور تین وزراء ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو وہ فورم بیٹھ کر کام کرتا ہے، اس سے زیادہ effective طریقے سے یہ فورم کام کر سکتا ہے ایسے ایشوز پر جو کہ common ہیں، جو کہ national nature کے ہیں اور جو چاروں صوبوں کے interest میں ہیں۔

میں honestly believe کرتا ہوں کہ یہاں بہت سے ساتھی ہمارے ساتھ رہے، کس کس کا نام لیں اور جو ساتھی دنیا سے رخصت ہوگئے، میں ان کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہوں۔ کئی ساتھی اس current tenure میں بھی ہم سے رخصت ہوگئے، اس میں رانا مقبول صاحب اور دوسرے ساتھی ہیں، میں ان کے لیے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور بہترین مقام عطا کرے۔

میں اس موقع پر سینیٹ کی کمیٹیوں کی بھی تعریف کروں گا۔ میں خود بھی کمیٹی کا چیئرمین رہا ہوں۔ میں سینیٹ کی کمیٹیوں کی کارکردگی کو بھی appreciate کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بھی اپنے اپنے subjects کے حوالے سے بہترین input دیا اور اپنا کام کیا۔ یہ ایک collective exercise ہے جس کو بڑے اچھے الفاظ میں یاد کیا جائے گا۔

ابھی میں آؤں گا ان معاملات کی طرف کہ جو recently تھوڑا سا rumpus اور جو کچھ ہو رہا ہے، میرے خیال میں اس کو handle کرنا چاہیے۔ ایک symbolic protest یا اس طرح کی چیزیں تو ٹھیک ہیں لیکن all the time دنیا میں ایک اچھا message نہیں جا رہا۔ قومی اسمبلی میں تو جو کچھ ہے، آپ دیکھ رہے ہیں لیکن اس ایوان کی جو اپنی sanctity ہے، اس ایوان کا جو اپنا symbolism ہے، اس ایوان کا جو اپنا ایک مقام ہے، وہ warrant کرتا ہے کہ اگر ہم نے کسی چیز کے اوپر protest بھی کرنا ہے تو وہ بھی ایک پارلیمانی دائرے کے اندر رہ کر، افہام و تفہیم کے ساتھ اور اخلاق کی حدود میں رہ کر، ہمیں کرنا چاہیے۔ میں خود reconciliation کا بہت بڑا believer ہوں۔ آپ نے دیکھا کہ میاں نواز شریف صاحب جب 21 اکتوبر کو تشریف لائے تو ان کا مینارِ پاکستان پر جو پہلا پیغام تھا، انہوں نے کہا کہ ہم چاہیں گے کہ تمام سیاسی جماعتوں کو ساتھ لے کر چلیں اور پاکستان جس بھنور میں پھنسا ہے، اس پر میں بعد میں آتا ہوں، اس کو مل کر نکالیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کسی ایک سیاسی جماعت کے لیے مشکل ہوگا۔ اگر مل کر چلیں گے تو relatively آسان ہوگا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین! اس وقت وزیراعظم اور صدر مسلم لیگ (ن) میاں شہباز شریف بھی ایسے پیغامات دے چکے ہیں۔ انہوں نے ابھی recently جب oath لیا ہے، انہوں نے Charter of Economy کی بات کی ہے، انہوں نے Charter of

As for the Charter of Economy, Reconciliation کی بات کی ہے۔ ہم نے since 2013, I have been begging in the Parliament. 2013 کا بجٹ دیا، اس کے ساتھ 2013-16 کا medium-term framework دیا تاکہ mini-futuristic plan دے دیا جائے کہ کیسے معاملات چلیں گے۔ اس کے بعد ہم نے 2014 کا بجٹ دیا اور اس کے ساتھ 2014-17 کا medium-term budgetary framework دیا۔ اس کے بعد 2015 کا بجٹ دیا تو ساتھ ہی 2015-18 کا framework دیا۔ اس کے بعد 2016 کا بجٹ دیا تو ساتھ 2016-19 کا framework دیا۔ اس کے بعد 2017 کا بجٹ دیا جو کہ آخری بجٹ تھا تو اس کے ساتھ 2017-20 کا framework دیا۔ What was the spirit? Spirit was that, let us come together, at least come up with an economic roadmap and sign a Charter of Economy. Let the people be witness of this. جیسا کہ پاکستان کے عوام میثاقِ جمہوریت پر witness تھے، اس کو sign کریں اور اس کی derailment نہیں ہونی چاہیے۔ سیاست کریں، national interest میں criticize کریں۔ It is not a perpetual or fixated kind of thing. It is an evolutionary process. وقت کے ساتھ ساتھ اس میں improvements ہو سکتی ہیں۔

میں خود reconciliation کا بڑا حامی بھی ہوں اور اس عمل میں involve رہا ہوں۔ سال 2014 کے دوران 126 دن کا دھرنا اس خادم نے اٹھوایا تھا۔ میں نے PTI کے ساتھ negotiations کیں، ادھر سے شاہ محمود قریشی صاحب تھے، جہانگیر ترین صاحب تھے اور ان کی پوری ٹیم تھی۔ اِدھر سے میں تھا، ہماری ٹیم تھی، زاہد حامد صاحب تھے، احسن اقبال صاحب تھے، break ہو گئی، اس کے بعد دوبارہ شروع کیا۔ بات یہ ہے کہ reconciliation کا یہ مطلب ہے، ہماری کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہونی چاہیے۔ ہم سسٹم کے لیے کام کر رہے ہیں اور پاکستان کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اس spirit کے ساتھ ہمیں چلنا چاہیے۔ اگر کوئی چیز ہمارے national interest کے خلاف ہے تو بالکل ایک دوسرے کو روکنا چاہیے اور اس حوالے سے بات کرنی چاہیے لیکن حقیقت یہ ہے کہ reconciliation اور افہام و تفہیم سے ہی معاملات آگے چلتے ہیں۔

میں نے 2014 کے حوالے سے بتایا ہے، اس کے بعد دو دھرنے اور ہوئے۔ میں دونوں میں reconciliation کے حوالے سے involved رہا۔ للذا، میں سمجھتا ہوں کہ Charter of Democracy and Charter of Economy وقت کی ضرورت ہیں۔ اس پر ہمیں بہت توجہ دینی چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین! اس وقت عوام کے جو مسائل ہیں، ماضی میں جو ہوا comparatively میں اسے گھنٹوں یہاں explain کرسکتا ہوں but the nutshell is that in 2013, Pakistan was declared macro-economically unstable country. کون سی سیاسی جماعت تھی، اس سے غرض نہیں ہے۔ فروری اور مارچ کا documented ہے اور یہ globally تھا۔ یہ predict کیا گیا کہ جو بھی سیاسی جماعت آئے گی، چھ سے سات مہینوں کے اندر default declare کرے گی۔ یہ میں نہیں کہہ رہا، دنیا کے global اداروں نے بزنس بند کیا تھا جیسے ہم نے دیکھا کہ 16 مہینے کی حکومت میں ہوا، جو کچھ ہمارے ساتھ عالمی اداروں نے کیا لیکن اس کے بعد ہماری قسمت تھی، اللہ نے ہمیں موقع دیا، پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت بن گئی، ہم نے دن رات ایک کیا۔ Where did we reach? اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر commitment کے ساتھ کام کیا جائے تو حالت بدل سکتی ہے۔ میں ایوان کو remind کروانا چاہتا ہوں کہ 2014 کا جو دھرنا تھا، اس کے خلاف پارلیمنٹ یعنی all political parties belonging to the both Houses jelled together. They bonded together in this building. They said come what may, we don't accept that. میں سمجھتا ہوں کہ وہ جمہوریت کی ایک کامیابی تھی۔ تین سال کے قلیل عرصے میں پاکستان کہاں پہنچ گیا۔

The lowest inflation of 46 years, CPI was 4.6%, food inflation was around 2%, GDP growth was 6%, the policy rate of State Bank was 5.25%, the export refinance at 3% and long term finance facility was at 3%. These are the things; these are like the music in the western world if they have these indicators in their countries. With the

grace of Almighty Allah, as a result of that, we were globally declared 24th biggest economy of the world.

ہونا تو یہ چاہیے کہ ہم مل کر کام کریں۔ دنیا میں جو ایک premium club گنا جاتا ہے، G20 کے ممالک جس میں ہمارا ہمسایہ ملک بھی شامل ہے اور اس میں دنیا کی تمام economic powers شامل ہیں، اس میں چین ہے، امریکہ ہے، جرمنی ہے، برطانیہ ہے اور دوسرے ممالک ہیں، لہٰذا، ہمارا تو بہت تھوڑا distance رہ گیا تھا اور یہ project کیا گیا کہ پاکستان چند سالوں میں will be part of G20, the way we were progressing, پتا نہیں اس ملک کو کس کی نظر لگ گئی، کیا conspiracy ہوئی؟ میں اسے کہا کرتا تھا کہ project 2011, I don't want to dilate کیونکہ یہ ہماری farewell speeches کا دن ہے، I don't want go into it, I know what happened, I know what was the conspiracy, I have been part of the sufferers but we have to just live with patience, We have to go forward. اس ملک میں "The Dawn" کا ڈرامہ رچایا گیا، اس ملک میں پانامہ کا ڈرامہ رچایا گیا۔

جناب والا! میں نے زندگی میں اپنی tax return 20 seconds delay نہیں کی، you know what was the charge on me under the Panama? That I did not file 20 tax returns, what a shame on our system. میرا passport cancel کیا گیا، look at it, a four times Finance Minister of Pakistan goes on a valid passport to a country اور اس کا passport پیچھے cancel کر دیا جاتا ہے، اوپر سے شور مچایا جا رہا ہے کہ میں واپس آؤں، میرے پاس travel document ہی نہیں ہے، I cannot travel. یہ بہت بڑی بدقسمتی ہے اور ہمیں اس pettiness سے باہر نکلنا ہوگا۔ I think we should respect each other, ہم اِدھر ہوں یا اُدھر ہوں، ہمیں collectively ان چیزوں کو روکنا چاہیے، ہمیں collectively پاکستان کو آگے لے کر جانا چاہیے۔

جناب چیئرمین! میں لوگوں کے مسائل پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ جو چوبیسویں معیشت تھی وہ اب سینتالیسویں معیشت بن چکی ہے، this is not me who is going it, this is documented. میں اس blame game میں enter نہیں ہونا چاہتا کہ کہاں خرابی ہوئی، I can analyze the game for hours. Let’s work together, let’s try to bring back Pakistan’s economy at 24th place, at least جو 2017 میں بن چکی تھی اور ہم دوبارہ G20 میں جائیں۔ جناب چیئرمین! آپ nuclear power ہیں، آپ میزائیلی قوت ہیں what you need to lead the Islamic world is that you should be an economic power too, you should be part of G20. کوئی پارٹی اکیلے یہ نہیں کر سکتی، let me be very sure, we have to work together, we have to make the efforts اور اللہ کے فضل و کرم سے اس quagmire سے نکلیں گے۔ مجھے جب 2013 میں finance کی ذمہ داری دی گئی تو کہتے تھے کہ دس سے پندرہ سال لگیں گے، میں نہیں کہتا تھا global ادارے کہتے تھے، اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے، دن رات کام کیا، چھ مہینوں میں stent ڈلوا لیا but you know you have to work for your country. جہاں بارہ سالوں کی بات ہوتی تھی we were 24th economy, all indicators were positives. وہ کیا کہتے تھے کہ second choice of place for the foreign direct investment, forget about India, look at Pakistan. الحمدللہ یہ معاملات تھے۔ پتا نہیں جب بھی پاکستان take off کرتا ہے، اللہ جانے اس میں کیا بہتری ہے کوئی نہ کوئی leg pulling ہوتی ہے اور پاکستان دھڑام سے گر جاتا ہے۔ I think we have to consciously work together and not let this happen again. میں both sides of the aisle سے پھر درخواست کر رہا ہوں کہ we should work together and not let this happen again. دشمن کو تو یہ چاہیے، اس نے آج تک آپ کو as a nuclear power tolerate نہیں کیا، انہوں نے آپ کو as a long range missile tolerate نہیں کیا کیونکہ انہیں یہ suit نہیں کرتا۔ اس لیے وہ نہیں چاہتے ہیں کہ آپ full economic

power ہوں تو آپ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکتے ہیں۔ میں آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کا عادی ہوں اور اس کی ایک مثال مشاہد حسین سید صاحب جانتے ہیں کہ پاکستان نے F-16 کے پیسے کیسے لیے تھے۔ He was present at the Oval Office on 2nd December, 1998, کوئی بھی ہو، میرے لیے he is a human being and I am also a humble human being. میں نے اپنے ملک کے interest کا دفاع کرنا ہے، میں نے اپنے ملک کے interest کو watch کرنا ہے، میں نے اپنے ملک کے interest کے لیے بولنا ہے۔ He is a witness, کہتے ہیں کہ کتاب لکھیں گے، پتا نہیں کس صدی میں یہ کتاب لکھیں گے، ابھی تک ہم ان کی کتاب کا انتظار کر رہے ہیں۔

جناب والا! میں سلیم مانڈوی والا صاحب کا مشکور ہوں، جب میرا passport cancel ہوا تو میں نے انہیں فون کیا اور کہا کہ آپ دیکھیں کہ یہ کیا ہے، ہم کتنے نیچے گر گئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ passport cancel کرنے کی کیا ضرورت ہے، انہوں نے try کیا but there was a decision کہ اسے نہیں آنے دینا۔ میرا کیا جرم تھا؟ میرا جرم یہ تھا کہ میں نے اُس وقت بھی national interest میں I put my foot down کہ یہ expenditure نہیں ہوگا جب تک پاکستان کے پاس وسائل نہیں ہوں گے، یہ میں نے کوئی اپنے لیے تو نہیں کیا، یہ پیسے میری ذاتی جیب سے تو نہیں جانے تھے یا کسی کی ذاتی جیب میں تو نہیں جانے تھے۔ I suffered for five years. جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ pettiness ہے، ان چیزوں سے نکلنا ہے، let's see magnanimous, ایک دوسرے کا احترام کریں، ایک دوسرے کی عزت کریں۔ میں بالکل کبھی یہ نہیں کہوں گا کہ compromise کریں، اگر کسی نے کوئی غلط کام کیا ہے تو اسے immunity دے دیں، 'no' I will be for the accountability for any wrongdoing of anybody including me, اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم جب تک یہ اصول نہیں اپنائیں گے تو ہم آگے نہیں جا سکتے۔

جناب والا! اس وقت ہماری جو حالت ہے، ہم مہنگائی کا طوفان دیکھ رہے ہیں۔ سولہ مہینوں کی حکومت تو ملک کو default ہونے سے بچانے والی تھی۔ میں کہہ چکا ہوں اور اس پر پھر بہت سے اعتراضات بھی ہوتے ہیں کہ I point finger on certain powers but this was a reality the 9th Review was over on 8th February,

تین مہینے کی تاریخ آنے کے باوجود اور نو تاریخ کو sign ہونے تھے لیکن کہا گیا کہ current
account deficit 7 billion dollar کا ہو گا، اس کی وجہ سے آپ کو 6 billion
dollar کی support دوست ممالک سے چاہیے ہو گی۔ میں کہتا تھا کہ یہ 4 billion سے
زیادہ current account deficit (CAD) نہیں ہو سکتا، as a Finance
Minister میں نے guarantee دی تھی۔ ہماری 3 billion dollar کی جو
requirement تھی، وہ ہمارے ہاتھ میں تھے، letter from Saudi Arabia for
2 billion dollar and 1 billion dollar support from UAE. 9th
February and 29th of June, پاکستان نے کہاں close کیا، 2.4 billion
current account deficit against their projected 7 billion
dollar. کیا ہم نے کسی کو apologize کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ Five months is a
long time لیکن کیا تھا، I don’t want to comment too much, دونوں
طرف کے میرے ساتھی ماشاءاللہ ذہین ہیں، عقلمند ہیں، تجربہ کار ہیں، وہ سمجھ سکتے ہیں کہ کیا تھا۔
ہمیں اسے روکنا ہے، پاکستان کے خلاف جو fraudulent, undeclared
conspiracy ہے کہ انہیں ہمیشہ کمزور رکھو۔ انہوں نے کہا تھا کہ یہ تیرہ پارٹیوں پر مشتمل حکومت
ہے، یہ گرے ہی گرے، جب گرے گی تو یہ ملک سری لنکا بنے گا، جب سری لنکا بنے گا تو ایک ہفتہ
chaos ہو گا، ایک ہفتہ chaos ہو گا تو پھر ہم انہیں اپنی terms dictate کریں گے۔ اللہ
کرے کہ پاکستان کی تاریخ میں کبھی ایسا دن نہ آئے کہ کوئی ہمیں اپنی terms dictate کرے۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسائل گھمبیر ہیں، اللہ تعالیٰ کے
فضل و کرم سے at the cost of huge political loss, تیرہ جماعتوں نے ملک
کو default سے بچایا اور اب we are fairly stable, but are we stable
enough کہ ہم خرچے شروع کردیں، ‘no’ we still have to make very
sincere, dedicated and deep effort کہ ہم پاکستان کو نہ صرف اس سے آگے
بہتری کی طرف لے کر جائیں، it will not take few weeks, few months,
it will take few years. So let’s work together, let’s try to
bring back Pakistan. جیسے میں نے عرض کیا کہ یہ چوبیسویں معیشت تو تھی، ہمارا پہلا

goalجو بیسواں ہونا چاہیے اور پھر بیسویں میں جانا چاہیے۔ اگر ہم آپس میں لڑلڑ کر یہ حال کریں گے تو اصل مسائل پیچھے رہیں گے تو پھر دنیا کو یہی چاہیے، میں نے اس کی وجہ عرض کر دی ہے۔ ہمیں عوام کے لیے، مہنگائی کو کم کرنے کے لیے، عوام کی مشکلات کو دور کرنے کے لیے، جو utility pricesاتنی unaffordable ہیں، انہیں نیچے لانے کے لیے، اپنی currency کے لیئے،foreign direct investment کو attract کرنے کے لیے، پاکستان کے foreign exchange reserves کو build up کرنے کے لیے، یہ تمام چیزیں ایسی ہیں جو overnight نہیں ہو سکتیں اور کوئی political party اکیلے نہیں کر سکتی، ہمیں اس پر مل کر کام کرنا چاہیے، ہمارا ایجنڈا ایک ہونا چاہیے اور وہ ایجنڈا پاکستان ہے۔ الحمد للہ میں پاکستان کی خاطر کوئی بھی قربانی دینے کے لیے تیار ہوں۔ میں نے ابھی پانچ سالوں کی exile کی قربانی دی ہے۔ میری کسی سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی، میں کیا کہہ رہا تھا، اگر میری بات مانی گئی ہوتی تو now I can mathematically prove کہ پاکستان اس بھنور سے نہ گزرتا جس سے ہم گزرے ہیں۔ I am sure there would be realization, ہر ایک کو اللہ سے معافی مانگنی چاہیے کہ ہماری غلطی کی وجہ سے پاکستان نے suffer کیا۔ الحمد للہ میرا ضمیر بہت مطمئن ہے، I can stand up to no matter, what power, what person for my country's sake. میری تیس سالہ سیاسی زندگی ہے، کئی مرتبہ بڑی بڑی ہستیوں سے مقابلے ہوئے اور ایک کا witness میں نے دے دیا ہے، دوسرے کے witness بھی اللہ کے فضل سے موجود ہیں۔ بات یہ ہے کہ let's work together, let's bring harmony, let's do the reconciliation, let's do the charter of economy. پاکستان کو آگے لے کر چلیں، اسے اُس جگہ لے جائیں تو ہماری آنے والی next team, آدھی team تو ظاہر ہے کہ تین سالوں کے لیے موجود ہے، اللہ انہیں سلامت رکھے، آدھے re-elect ہوں گے۔۔۔

(اس موقع پر ایوان میں جمعہ کی اذان سنائی دی)

Mr. Deputy Chairman: Yes, Leader of the House.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: شکریہ، جناب چیئرمین! I know کہ آج جمعے کا دن ہے اور کافی ساتھیوں نے اپنی farewell speeches کرنی ہیں۔ I will try to be very

short now. میں دل کی گہرائیوں سے اپنے تمام ساتھیوں کا اور particularly ان کا جو retire ہو رہے ہیں، سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کا بے پناہ cooperation رہا ہے۔ میں as Leader of the House and former Federal Minister for Finance ان کا مشکور ہوں۔ شاید ان میں سے کئی دوست واپس آ جائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں خیر و برکت سے واپس لائیں اور جو نہیں آئیں گے، ان کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں زندگی کے ہر مرحلے پر اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں ایوان میں as Federal Minister for Finance, Leader of the House and their colleague as Member of Senate حاضر ہوتا رہا ہوں، اس دوران اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں ان سے معذرت خواہ ہوں۔ I never intended کہ کسی کا دل دکھاؤں۔ الحمد للہ میری کوشش ہوتی ہے کہ ہر ایک کے ساتھ میرا خلوص اور پیار کا رشتہ ہو۔ میں سینیٹ سیکرٹریٹ کے سٹاف کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ They have been a backup and tremendous contributor اور جو کچھ آج ہم کر رہے ہیں، اس کا administerial support سیکرٹری صاحب اور ان کی ٹیم ہے۔ سینیٹ میں کئی ایسے چہرے ہیں جن سے پچھلے 15 یا 20 سالوں کا تعلق ہے اور ہم نے اکٹھا کام کیا ہے، میں ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں سب کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حفظ و امان میں رکھیں اور پاکستان کی خیر ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دیں کہ ہم مل کر پاکستان کے لئے کام کریں۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر میاں رضا ربانی۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر ہمایوں مہمند تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر میاں رضا ربانی، آپ اپنی تقریر کریں۔

Senator Mian Raza Rabbani

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ میری حتیٰ الامکان کوشش یہی ہے کہ یہ جو میری آخری تقریر ہے، یہی میری ایوان میں سب سے مختصر تقریر ہو۔ جو موجودہ صورت

حال ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب ایک ملک اپنی financial sovereignty کو بین الاقوامی مالیاتی سامراج کے ہاتھوں گروی رکھے تو اس پر تبصرہ کرنا بے کار ہے۔ دوسری بات یہ کہ پارلیمان اور اندرونی سیاست پر جب ایک hybrid نظام ہو تو پارلیمان کی کارکردگی اور اندرونی سیاست پر بھی گفتگو کرنے سے کوئی سیر حاصل بات سامنے نہیں آتی۔ میں یہ ضرور سمجھتا ہوں اور یہ میری throughout tenure, position بھی رہی کہ ملک کے اندر تمام سیاسی جماعتوں کو چاہیے کہ وہ ایک grand national dialogue کی طرف بڑھیں تاکہ ملک بین الاقوامی مالیاتی سامراج اور hybrid سیاست سے نجات حاصل کرسکے۔ اس کے لئے کسی نئے فورم کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ سینیٹ کی Committee of the Whole اس کام کے لئے کافی ہے بلکہ Truth and Reconciliation Commission کی بھی اتنی ضرورت نہیں کیونکہ Committee of the Whole اس کا بھی کام کرسکتی ہے۔ میں آخر میں چیئرمین سینیٹ سنجرانی، سابق ڈپٹی چیئرمین سینیٹر سلیم مانڈوی والا، آپ کا as Deputy Chairman, Senate Secretariat and Secretary Senate کا شکر گزار ہوں۔ میں بالخصوص سینیٹ کے Research and Legislation wings کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے اس tenure میں میری مدد اور معاونت کی۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ابھی جمعہ کی نماز کا وقفہ ہے۔ 01:30 بجے دوبارہ اجلاس شروع ہوگا۔

(At this stage, a short break was observed for Jumma prayers)

(نمازِ جمعہ کے وقفے کے بعد جناب ڈپٹی چیئرمین کی زیر صدارت اجلاس دوبارہ شروع ہوا)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر منظور کاکڑ صاحب۔

Felicitations to Senator Faisal Saleem Rehman on being elected as Member, Board of Directors of IMF and World Bank

Senator Manzoor Ahmed

سینیٹر منظور احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! سینیٹر فیصل سلیم صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں کہ وہ World Bank اور IMF کے Board of Directors کے Member بنے ہیں۔ ملکی تاریخ میں یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ یہ پاکستان، اس ایوان اور عوام کے لیے بڑے فخر کی بات ہے۔ میں ایک بار پھر اپنی جانب سے اور پورے ایوان کی طرف سے ان کو مبارک باد دیتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر ہمایوں مہمند صاحب۔

Senator Muhammad Humayun Mohmand

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: شکریہ، جناب چیئرمین! اصل میں وقفے سے پہلے میں یہی کہنا چاہتا تھا کہ 140 ممالک کے جو ممبران ہوتے ہیں، IMF اور World Bank کی پارلیمانی network ہوتی ہے۔ ان کا ایک الیکشن ہوا تھا، اس میں پاکستان تحریکِ انصاف کے سینیٹر فیصل سلیم رحمٰن بھی حصہ لے رہے تھے۔ یہ سینیٹ، پاکستان، پاکستان تحریکِ انصاف اور ہر ایک کے لیے بہت باعث فخر بات ہے کہ 144 ممالک میں فیصل صاحب منتخب ہوئے ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہاں Form 45 کے تحت سارے انتخابات ہوئے تھے، Form 47 کے تحت نہیں ہوئے تھے۔ جناب! یہ بہت مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اگر وہاں یہ الیکشن کمیشن ہوتا تو شاید Form 47 کے تحت کوئی اور جیت جاتا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر افنان اللہ خان صاحب۔

Senator Dr. Afnan Ullah Khan

سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان: شکریہ، جناب چیئرمین! میں سینیٹر فیصل سلیم کو IMF اور World Bank کے پارلیمانی بورڈ کے ممبر منتخب ہونے پر ان کو مبارک باد دیتا ہوں۔ یہ ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ شکریہ۔

Announcement made by Mr. Deputy Chairman regarding pending business of the Senate

Mr. Deputy Chairman: There is an announcement. The Members are informed that all the pending business

of the Members' except Bills shall stand lapsed on prorogation of the session. The Members are requested to submit the fresh notices once the Senate is duly constituted after the Senate election.

جناب ڈپٹی چیئرمین: ہمارے پرانے اراکین کہاں ہیں؟ سینیٹر فیصل جاوید کا مائیک کھولیں۔

سینیٹر فیصل جاوید: شکریہ۔ میں کہہ رہا ہوں کہ سینیٹر رضا ربانی صاحب has been raising, you know, constitution rights کے حوالے سے اور میری تقریر پر بھی ان کا ذکر ہوا ہے لیکن I didn't know that he was also going, تو ان کا بھی farewell ہے but during our absence I heard that کہ انسانی حقوق کے حوالے سے اور باقی چیزوں کے حوالے سے، جمہوریت کے حوالے سے اور جو کچھ ہو رہا تھا، اس کے خلاف انہوں نے بھرپور اظہار کیا ہے اور ہمارے ساتھ اظہار یکجہتی بھی کیا ہے۔ اس کے لیے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

<u>Farewell remarks by Senator Mirza Muhammad Afridi, Deputy Chairman</u>

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ ابڑو صاحب! ایک منٹ۔ میں چونکہ خود بھی retire ہو رہا ہوں، آپ لوگوں کی اجازت سے میں نے بھی ایک دو باتیں کرنی ہیں۔ میں تمام اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ 2018 میں جب میں سینیٹر منتخب ہوا، یقین کریں مجھے اتنا علم بھی نہیں تھا تو میں gallery میں بیٹھا ہوا تھا اور رضا ربانی صاحب ایوان کو Chair کر رہے تھے۔ ان کا ایوان کو چلانے کا ایک طریقہ کار دیکھا I was really impressed from Mian Raza Rabbani Sahib, کہ ماشاء اللہ سارے ممبران اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے اور اچھا نظام چل رہا تھا۔ میں erstwhile FATA سے آزاد سینیٹر بنا اور پھر پی ٹی آئی میں شمولیت اختیار کی۔ اس کے بعد Chairman, Commerce Committee بنا۔ میرے ساتھ بہت سے colleagues members تھے اور میں چیئرمین تھا۔ اس کمیٹی میں ہم نے بہت کام کیا۔ بنیادی طور پر میری خواہش یہ تھی کہ how to build a nation,

اس پر میں کیسے کام کروں اور تجارت کو کیسے بڑھاؤں۔ اس میں میری ایک speciality بھی تھی، میں نے trade پر بہت کام کیا۔ میں چاہتا تھا کہ میں Central Asia کے ساتھ تجارت کی trade connectivity کرواؤں۔ یہ کہ ہمارے export numbers کیسے بڑھیں، اس ملک میں industrialization کیسی ہو، skilled labour کیسے آئے اور ٹیکس نظام کو کیسے بہتر کریں۔ اس وقت عمران خان صاحب وزیر اعظم تھے، انہوں نے مجھے FBR میں Member Policy Board بنایا اور میں FBR میں as a Member Policy Board جانا جاتا تھا۔ ہم نے policy کے حوالے سے FBR میں کافی suggestions دیں اور اس پر کافی کام کیا لیکن unfortunately حکومتیں کافی change ہوتی رہی ہیں، میں نے اپنا چھ سالوں کا tenure گزارا ہے، اس میں سات وزیر اعظم گزر چکے ہیں یہ ایک setback تھا، ہم ایک policy بنانا چاہتے تھے لیکن حکومتیں change ہوتی گئیں۔

میں چاہتا تھا ایک charter of democracy and charter of economy sign ہو اور اس پر کام ہو۔ میں 2018 میں ڈپٹی چیئرمین کے الیکشن کے لیے کھڑا ہوا اور آپ سب بھائیوں اور ممبرز نے مجھے اس عہدے کے لیے منتخب کیا، میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں عمران خان صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیوں کہ انہوں نے مجھے یہ عہدہ دیا تھا چونکہ میں ان کی پارٹی سے تھا انہوں نے مجھے اس عہدے کے لیے select کیا کہ آپ جائیں اور الیکشن لڑیں اور اس ایوان میں یہ جو قبائلوں کی عزت کی جو پگڑی ہے وہ عمران خان صاحب نے مجھے پہنائی ہے۔ تاریخ میں پہلی بار قبائل سے ایک بندہ اس عہدے پر بیٹھا، میرے اپنے قبائلوں کے لیے اور جو میرے علاقہ غیر سے ہیں ابھی تو merger ہو گیا ہے، ان کے لیے ایک فخر اور خوشی کی بات تھی کہ ایسے علاقے سے جہاں پر education کا بھی یہ ماحول ہے اور دہشت گردی کا بھی یہ ماحول ہے ، وہاں پر پانی کا بھی مسئلہ ہے اور بجلی کا بھی مسئلہ ہے لیکن میں آپ کو ایک بات ensure کردوں کہ سینیٹ آف پاکستان کا حلقے میں کوئی بھی کام نہیں ہوتا، ہمارا کام قانون سازی ہے۔

یہ ایک supreme ادارہ ہے، upper House ہے، ہمارا کام یہ ہے کہ ہم قانون سازی کریں، اچھے بل لے کر آئیں، اچھے مشورے دیں اور اس پر ایک debate ہو کہ ملک میں

کون سی ایسی قانون سازی ہے جو کریں جس سے آنے والی نسل کے لیے بہتری ہو۔ میں نے ایسی بہت چیزیں دیکھی ہیں، ہمارے ملک میں بلکہ پوری دنیا میں food securityکا بڑاissue ہو رہا ہے and believe meاگلے بیس سالوں میں food securityکا پوری دنیا میں مسئلہ ہوگا اور پاکستان بھی اس مسئلے کی طرف جارہا ہے۔ جو بھی حکومت آئی ہے اس کو agricultureپر کام کرنے کی بہت سخت ضرورت ہے۔ ڈیم بنانے پر کام کرے، ہماری جو بنجر زمینیں ہیں، اس پر کام کرے۔

میں نے as a member یہاں پر چھ سال گزارے ہیں، آپ یقین کریں میں کسی کمیٹی کا ممبر نہیں بھی ہوتا تھا لیکن میں پھر بھی کمیٹی میں جاتا تھا۔ اس کمیٹی کے چیئرمین سے requestکرتا تھا کہ کیا میں آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں؟ ہم یہاں پر آتے ہیں ہمیں کچھ نہیں پتا، کوئی بات نہیں، آپ اپنے لیے آدمی رکھیں اور ان سے پوچھیں، secretariatسے پوچھیں کہ میں نے یہ کیسے کرنا ہے۔ اگر آپ کسی کمیٹی کے ممبر بھی نہیں تو آپ special inviteeکے طور پر جا کر بیٹھ جائیں اور ان کی باتیں سنیں جو ملک کی بہتری کے لیے ہوں۔ اس کو adoptکریں اور اس کو implementکریں۔

میں Secretary Senateاور media persons کا، security personsکا، میرے DS Nudrat Sahibکا، میرے protocol officer Fiaz Sahib, میرا driver Nawaz sahibمیں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو میرے ساتھ اس tenureمیں رہے ہیں۔ میرا ایک personal driverہے جس کا نام رحمان شاہ ہے اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہمارے ساتھ جتنے بھی لوگ کام کرتے ہیں یہ ہمارے بازو ہوتے ہیں، یہ ہماری مدد کرتے ہیں اگر آج آپ سکون سے اس چھت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں تو ہمارے air-conditionوالے بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ہماری lights والے بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور ہماری recordingوالے بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں میڈیا کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور یہاں پر میرے جتنے بھی colleaguesہیں مجھ سے جو بھی غلطی ہوئی ہے میں آپ سے اس کی معافی چاہتا ہوں کیوں کہ میں آپ سے چھوٹا بھی ہوں۔ میں امید کرتا ہوں مجھ سے جو بھی کوتاہی ہوئی ہوگی آپ مجھے معاف کریں گے۔ میں ایک بار پھر ایوان کے تمام ممبرز کا شکریہ ادا کرتا ہوں، بہت شکریہ۔

I will now read out the prorogation order received from the President of Pakistan. “In exercise of the powers conferred by Clause (1) of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate Session on the conclusion of its business on Friday, the 8th March, 2024 signed President of Pakistan.

Sd/-
(Dr. Arif Alvi)
President of
Pakistan”

(The House was then prorogued sine die)